صدقہ جاریہ یہ کتاب مفت شائع کی گئی ۔ ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کیجیے :۔

مقام اشاعت: کتب خانہ اہلسنت ۔ جامع مسجد مدن پورہ بمبئی ۸

بحمدہٖ تبارک و تعالیٰ

یہ مبارک فتویٰ دافع طغویٰ نافع تقویٰ جسمیں یہ بیان کیا گیاہے کہ ثبوتِ ہلال کس طریقے سے ہوتاہے اور استفاضہ کی تعریف اور اسکی تفصیل بیان کی گئی ہے اور تار ،ٹیلیفون ، ریڈیو وغیرہ کا باب شہادت میں غیر معتبر ہونا ظاہر کیا گیاہے ۔ قرآن و حدیث و فقہ کی روشنی میں فتویٰ پڑھکر حق و صداقت کو پہچانیے اور حکم شرع کو مانیے اور حق اور اہل حق کا ساتھ دیجیے

مسمیٰ باسم تاریخی

طرق موجبہ ثبت الہلال

۱۳

ملقب بلقب تاریخی

ثبوت ہلال کے چند طرق

۱۳

عرف تاریخی مشعر سن طباعت

طرق موجبہ لاثبات ہلال

۱۳

از قلم فیض رقم

اسد السنۃ ضیغم الملۃ حضرت مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی علامہ ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علیخانصاحب قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دام ظلہم الاقدس مستند دار العلوم حزب الاحناف ہند لاہور خطیب جامع مسجد مدن پورہ ۔ بمبئی نمبر ۸

بفرمائیش

اراکین انجمن تبلیغ صداقت کامبیکر اسٹریٹ چھاچھ محلہ بمبئی ۳ و بصرف زر مصلیان جامع مسجد مدن پورہ بمبئی نمبر ۸

وبسعی و انتظام و اہتمام

جناب مولوی حافظ عبد الحمید صاحب قادری رضوی حشمتی فتحپوری

مطبوعہ انتظامی پریس کانپور

بار اول

ہزار

بیرونی حضرات تین پیسہ کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں ۔ مگر اپنا نام و پتہ خوشخط لکھیں :۔

ملنے کا پتہ: دفتر مرکزی انجمن تبلیغ صداقت نمبر ۸ ۔ کامبیکر اسٹریٹ بمبئی ۳



حق حق حق

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسئلوں میں (۱) ایک جگہ چاند ہونے سے دوسری جگہ کے مسلمانوں کو
روزہ رکھنا، کھولنا، نماز عید الفطر و اضحیٰ پڑھنا کب واجب ہوتا ہے کیا کسی جگہ سے چاند کی خبر آجانی ہی
شرعی کیلیے کافی ہے یا چاند کا ثبوت شہادت شرعیہ سے ہونا ضروری ہے (۲) ریڈیو، فون، تار، و
اخبار۔ سب چیزیں خبر کیلیے بکار آمد ہیں یا خون اور دیگر مقدمات فوجداری و دیوانی میں شہادت کے
قابل اعتبار ہیں۔ اگر دنیوی کچہریوں کی شہادت الیکشن کے ووٹ میں بھی معتبر نہیں ہے تو ان
سے آئی ہوئی خبروں پر مسائل دینیہ، روزہ رکھنے، کھولنے، نماز عیدین ادا کرنے کا حکم دینا شرعاً
ہوگا یا نہیں (۳) امسال جناب نے عید کی نماز کس دن پڑھی۔ چاند آپ نے خود دیکھا یا طریق موجب
سے کس طریقہ پر چاند ثابت ہوا۔ مہربانی فرما کر ان مسائل کے جوابات مدلل روانہ فرما کر مسلمانوں
رہبری فرمائیں۔ والسّلام

محمد فرید الحق حنفی قادری عمادی

خانقاہ عمادیہ۔ پٹنہ سٹی (بہار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحن عبید محمد صلی علیہ وسلم اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما

الجواب جواب اوّل۔ واللہ تعالیٰ ھو الموفق للصدق والصواب

اس سوال کا جواب قدرے تبدل عنوان کیساتھ حضور پر نور مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت
مجدد اعظم دین وملت فاضل بریلوی رضی الرحمٰن تعالیٰ عنہ کے مبارک فتوے مسمی بنام تاریخی طرق
اثبات الھلال میں ملاحظہ کیجیے۔ یہاں حضور پر نور سے ہی استعانت واستفاضہ واستفادہ کرتے ہوئے
چند سطور عرض کرنا فقیر بھی ضروری جانتا ہے کیونکہ ابکی سال بمبئی میں بھی بعض علم و دانش کے مدعیوں نے
قسم کے سوالات اٹھائے تھے۔ وباللہ التوفیق وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ دوسری جگہ کے مسلمانوں
کو جب بطریق موجب ثبوت رویت ہلال ہوجائیگا تو روزہ رکھنا۔ افطار کرنا۔ نماز عیدین پڑھنا انپر
ہوگا۔ اور وہ طریق یہ ہیں۔ (۱) جن لوگوں نے چاند دیکھ کر گواہی دی ہے وہ اس دوسرے شہر میں جاکر
ادا کریں۔ تو ظاہر ہے کہ شہادۃ رؤیۃ سے یقیناً ہلال کا ثبوت ہوگا (۲) شہادۃ علی الشہادۃ

(۳) شہادة علی قضاء القاضی (۴) کتاب القاضی الی القاضی (۵) استفاضہ خبر (۶) اکمال العدة (۲) درمختار میں ہے الشہادة علی الشہادة ھی مقبولة وان کثرت استحسانا فی کل حق علی الصحیح الا فی حدود وقود - یعنی شہادت بر شہادت مذہب صحیح کی بنا پر سارے حقوق میں مقبول ہے سوا حدود و قصاص کے۔ (۳) شہادة علی القضاء کیلیے فتح القدیر و فتاوی قاضی خاں و فتاوی خلاصہ وغیرہم میں ہے واللفظ للفتح لو شہدوا ان قاضی بلدة کذا شہد عندہ اثنان برؤیة الھلال فی لیلة کذا وقضی بشہادتہما جاز لھذا القاضی ان یحکم بشہادتہما لان قضاء القاضی حجة وقد شہدوا به - یعنی اگر لوگوں نے گواہی دی کہ فلاں شہر کے قاضی کے پاس دو آدمیوں نے گواہی دی کہ فلاں رات میں چاند دیکھا ہے اور وہاں کے قاضی نے اُن کی شہادت پر حکم نافذ کر دیا تو اس دوسرے شہر کے قاضی کو جائز ہے کہ ان کی گواہی پر حکم صادر کرے کیونکہ قضاء قاضی حجة شرعیہ ہے اور یقیناً ان لوگوں نے اسی کی گواہی دی (۴) کتاب القاضی کیلیے درمختار میں ہے القاضی یکتب الی القاضی فی کل حق به یفتی استحسانا غیر حد وقود للشبھة اور اسکے آگے کتاب القاضی الی القاضی کی شرائط بیان فرمائیں۔ اور درر و غرر میں ہے لا یقبله ایضا الا بشہادة رجلین او رجل وامرأتین لان الکتاب قد یزور اذ الخط یشبه الخط والخاتم یشبه الخاتم فلا یثبت الا بحجة تامة۔ یعنی کتاب قاضی بھی قبول نہ کیجائے گی جبتک دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں شہادت نہ دیں۔ اسلیے کہ تحریر میں کبھی مکر و فریب کیا جاتا ہے کیونکہ خط خط سے مشابہ ہے اور مہر مہر سے مشابہ ہوتی ہے اور حجت تامہ کے بغیر ثبوت نہیں ہوگا۔ اور مجمع الانہر جلد اول صفحہ ۲۳۹ میں ہے اذا ثبتت عندہم بطریق موجب کما لو شہدوا عند قاض لم یر اھل بلدہ علی ان قاضی بلد کذا شہد اعندہ شاھد ان برؤیة الھلال فی لیلة کذا وقضی القاضی بشہادتہما جاز لھذا القاضی ان یقضی بشہادتہما لان قضاء القاضی حجة وقد شہدوا به یعنی ایک قاضی شرع کے پاس شہادت شرعی گذری اور اُسپر اُس قاضی نے حکم کیا۔ اسکی شہادت لوگوں نے دوسرے شہر کے قاضی کے پاس ادا کی تو اس دوسرے قاضی کو جائز ہے کہ ان کی گواہی پر حکم کرے کیونکہ قضاء قاضی حجة شرعیہ ہے۔ اور ان لوگوں نے اسی کی گواہی دی ہے۔ اور طحطاوی علی المراقی صفحہ ۳۶ میں ہے اذا ثبتت عندہم الرؤیة بطریق موجب کان یتحمل اثنان الشہادة

او یشهدوا علی حکم القاضی او یستفیض الخبر بخلاف ما اذا اخبر ان اهل بلدة کذا رأوه
لانه حکایة یعنی جب دوسرے شہر والوں کو بطریق رویت ہلال کا ثبوت ہوجائے بایں طور کہ دو مرد
آکر رؤیۃ کی شہادت دیں یا حکم قاضی کی شہادت دیں۔ یا خبر مستفیض ہو (استفاضہ کی
تفصیل آگے آتی ہے) برخلاف اس کے کہ یہ خبر دیں کہ فلاں شہر والوں نے فلاں رات میں چاند
دیکھا ہے کیونکہ یہ تو نری حکایت ہے۔ اور بحر الرائق جلد دوم صفحہ ۲۹۱ میں ہے ولو شهدوا
ان قاضی بلد کذا شهد عنده اثنان برؤیة الهلال فی لیلة کذا وقضی بشهادتهما
جاز لهذا القاضی ان یحکم بشهادتهما لان قضاء القاضی حجة وقد شهدوا به۔
یعنی قضاء قاضی کی جب شہادت گذر جائے تو اس قاضی کو بھی اس کے موافق حکم کرنا جائز ہے اسلیے
کہ قضاء قاضی حجۃ شرعیہ ہے۔ (۵) اور استفاضۂ خبر۔ اس کے متعلق حضرات فقہائے کرام
رضی اللہ تعالی عنہم فرماتے ہیں۔ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر جلد اول صفحہ ۲۳۹ میں ہے۔
قال الحلوانی الصحیح من مذهب اصحابنا ان الخبر اذا استفاض فی بلدة اخری و
تحقق یلزمهم حکم تلک البلدة۔ یعنی ہمارے اصحاب کا صحیح مذہب یہ ہے کہ خبر جب مستفیض ہو
دوسرے شہر میں اور ثابت ہوجائے تو اس شہر والوں کو بھی اس پہلے شہر والوں کا حکم لازم ہوگا۔
اور منحة الخالق حاشیة بحر الرائق جلد دوم صفحہ ۲۹۰ میں ہے قال فی الشرنبلالیة وفی
المغنی قال الامام الحلوانی الصحیح من مذهب اصحابنا ان الخبر اذا استفاض وتحقق
یلزمهم حکم تلک البلدة اه وعزاه فی الدر المختار الی المجتبی وغیره اور ذخیرہ میں ہے
قال شمس الائمة الحلوانی رحمه الله تعالی الصحیح من مذهب اصحابنا رحمهم الله تعالی
ان الخبر اذا استفاض وتحقق فیما بین اهل البلدة الاخری یلزمهم حکم هذه البلدة
یعنی جب خبر مستفیض کا تحقق وثبوت ہوجائے تو دوسرے شہر والوں کو بھی اسی شہر کا حکم لازم ہوگا۔
اور درمختار مطبوعہ مطبع ہاشمی میرٹھ صفحہ ۱۲۷ میں ہے شهدوا انه شهد عند قاضی مصر کذا شاهدان
برؤیة الهلال فی لیلة کذا وقضی القاضی به ووجد استجماع شرائط الدعوی قضی ای
جاز لهذا القاضی ان یحکم بشهادتهما لان قضاء القاضی حجة وقد شهدوا به لا لو
شهدوا برؤیة غیرهم لانه حکایة نعم لو استفاض الخبر فی البلدة الاخری لزمهم علی الصحیح

من المذهب اب آپکو یہ معلوم کرنا لازم وضروری ہوا کہ خبر مستفیض کیا ہے؟ ہر خبر خبر مستفیض ہوگی یا کوئی خاص تو طحطاوی علی الدر المختار جلد اول صفحہ ۴۲۸ میں ہے قولہ لو استفاض ای کثر الخبر واشتهر ولم یبینوا له حدّا والظاهر انه یعتبر فیه تحدث غالب اهل البلد به او نصفهم قوله علی الصحیح من انه لا عبرة باختلاف المطالع یعنی لو استفاض کا مطلب یہ ہے کہ قاضی کے فیصلہ کی خبر بہت پھیلی اور مشہور ہوگئی۔ اور فقہاء نے یہ خبر لانے والوں کی کوئی تعداد نہ بتائی۔ اور ظاہر یہ ہے کہ استفاضہ میں اکثر اہل شہر کے خبر دینے کا اعتبار کیا جائیگا یا نصف شہر والے خبر دیں۔ اور علی الصحیح من المذهب کا مطلب کہ اختلاف مطالع کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ آپ گے یاد رکھئے کہ جماعات کثیرہ سے مراد اکثر اہل شہر اور کم از کم نصف شہر والے مسلمان ہیں۔ تار۔ فون۔ ریڈیو۔ اخبار۔ ٹیلی پرنٹر سب ختم ہوگئے۔ منحة الخالق حاشیۂ بحر الرائق جلد دوم صفحہ ۲۹۱ میں ہے اعلم ان المراد بالاستفاضة تواتر الخبر من الواردین من بلدة الثبوت الی البلدة التی لم یثبت بها لا مجرد الاستفاضة لانها قد تکون مبنیة علی اخبار رجل واحد مثلا فیشیع الخبر عنه ولا شك ان هذا لا یکفی بدلیل قولهم اذا استفاض الخبر وتحقق فان التحقق لا یکون الا بما ذکرنا یعنی جان لو کہ استفاضہ سے مراد خبر کا تواتر ہے۔ اُس شہر سے بکثرت آنیوالوں کے ذریعہ جہاں رویت ہلال یا شہادت شرعی سے ہلال کا ثبوت ہوا ہے۔ اُس شہر میں جہاں رویت کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ نہ مجرد استفاضہ خبر۔ کیونکہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ صرف ایک آدمی کے خبر دینے پر ہی افواہ اُڑجاتی ہے۔ اور اُسی کی خبر سب میں پھیل جاتی ہے۔ اور کوئی شک وشبہ نہیں کہ ایسی خبر شرعاً کافی نہیں ہے۔ فقہاء کے اس قول کو دلیل بنا کر کہ اذا استفاض الخبر وتحقق کیونکہ تحقق رویت نہیں ہوگا مگر اُسی طرح جو ہم نے بیان کیا۔ اور رد المحتار میں ہے قال الرحمتی معنی الاستفاضة ان تأتی من تلك البلدة جماعات متعددون کل منهم یخبرون عن اهل تلك البلدة انهم صاموا عن رؤیة لا مجرد الشیوع من غیر علم بمن اشاعه کما قد تشیع اخبار یتحدث بها سائر اهل البلدة ولا یعلم من اشاعها کما ورد ان فی آخر الزمان یجلس الشیطان بین الجماعة ویتکلم بالکلمة فیتحدثون بها ویقولون لا ندری من قالها فمن هذا لا ینبغی ان یسمع فضلا من ان یثبت به حکم یعنی رحمتی نے فرمایا کہ معنی

استفاضہ خبر کے یہ ہیں کہ ثبوت رویت ہلال والے شہر سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب یکزبان ہوکر بیان کریں کہ اُس شہر والوں نے رویت یا شہادت رویت سے فلاں دن روزہ رکھا ہے۔ نہ مجرد خبر کی اشاعت کہ جسکا علم بھی نہیں کہ کس نے اسے پھیلایا ہے۔ جیسا کہ کبھی ایسی خبریں سارے شہر میں پھیل جاتی ہیں۔ اور معلوم نہیں ہوتا کہ کس نے ان خبروں کو پھیلایا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آخر زمانہ میں شیطان لوگوں کے درمیان بیٹھ کر اُن سے بے سروپا باتیں کریگا۔ پھر لوگ اُسکی سنی ہوئی باتیں کریں گے اور دریافت کرنیوالوں سے کہیں گے ہم نہیں جانتے کہ اسکا کہنے والا کون ہے۔ تو ایسی افواہ سننے کے لائق نہیں ہیں۔ پھر بھلا اُس سے کوئی حکم شرعی کیسے ثابت ہو۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ خبر مستفیض وہ ہے جبکو بکثرت جماعتیں وہاں سے آنیوالی ایک زبان بیان کریں اور ان جماعتوں کی ابتدا اور انتہا دونوں حد تواتر کو پہونچ جائیں۔ برخلاف اس کے آج کے مدعیان علم وفضل مجرد شیوع سے بھی کمزور تار برقی جیسی چیز کو بھی خبر مستفیض بنا دینا چاہتے ۔ اور ثبوت میں کوئی کتاب بھی نہیں دکھا سکتے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اور اسی ردالمحتار میں ہے ھذہ الاستفاضۃ لیس فیہا شہادۃ علے قضاء قاض ولا علے شہادۃ لکن لما کانت بمنزلۃ الخبر المتواتر وقد ثبت بہا ان اہل تلک البلدۃ صاموا یوم کذا لزم العمل بہا یعنی اس استفاضہ میں نہ تو قاضی کے حکم پر شہادت ہے نہ شہادت پر شہادت ہے۔ لیکن جب خبر مستفیض (جماعات کثیرہ کا اول سے آخر تک سب کا یکزبان بیان کرنا) بمنزلہ خبر متواتر کے ہے۔ اور اس سے ثابت ہوگیا کہ یقیناً اُس شہر کے لوگوں نے فلاں دن روزہ رکھا ہے تو اُسپر عمل کرنا لازم ہے۔ فسبحان اللہ دیکھو فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اتنی صاف تصریح فرما دینے کے بعد بھی آج کے مدعیان مولوی افواہ اور حکایت کو بھی زبردستی خبر مستفیض بنا کر حدود شرعیہ کو توڑنا چاہتے ہیں۔ جس طرح ابنائے وطن نے ایک غیر ذی روح بیجان جسم لاؤڈ اسپیکر کی صدا پر نمازوں میں اقتدا کرا دی۔ اگر کسی دلیل پر بھی نظر نہ کی جائے تو کیا نماز میں لاؤڈ اسپیکر لگانا بدعت اور بدعت سیئہ نہ ہوگا؟ کیا جماعات کثیرہ میں مکبّروں کا مقرر کرنا مشہور و معروف سنت نہیں ہے اور یہ سنت اس لاؤڈ اسپیکر کے لگانے سے مٹیگی یا نہیں۔ اور جس کام سے کوئی سنت مٹے تو کیا وہ بھی بدعت سیئہ نہ ہوگا۔ اسیطرح اب شہادت و رؤیۃ کی حدود و قیود کو بالائے طاق رکھ کر آج کے نوایجاد بیجان آلات خبر رساں پر رکھدینا چاہتے ہیں۔

نعوذ باللہ من ذلک۔ افواہ کے غیر معتبر ہونے کے متعلق منحۃ الخالق اور ردالمحتار ے جمتی کی عبارتوں میں بیان ہوا۔ اور حکایت کے نامعتبر اور غیر مستند ہونے کے متعلق ایک عبارت طحطاوی کی گزری۔ اور دوسری درمختار۔ اور تیسری عبارت ملاحظہ ہو۔ فتح القدیر اور فتاوی عالمگیر اور بحر الرائق جلد دوم صفحہ ۲۹۱ میں ہے لو شہد جماعۃ ان اھل البلدۃ کذا رأوا ھلال رمضان قبلکم بیوم فصاموا وھذا الیوم ثلثون بحسابھم ولم یروا ھؤلاء الھلال لا یباح فطر غدًا ولا تترک التراویح فی ھذہ اللیلۃ لان ھذہ الجماعۃ لم یشھدوا بالرؤیۃ ولا علی شہادۃ غیرھم وانما حکوا رؤیۃ غیرھم یعنی اگر ایک جماعت یکزبان ہوکر یہ گواہی دے کہ فلاں شہر والوں نے فلاں رات میں رمضان کا چاند تم سے ایک دن پہلے دیکھا اور روزہ رکھا اور آج اُن کے حساب سے تیس ۳۰ رمضان ہے اور اس جماعت والوں نے خود چاند نہیں دیکھا تو کل کا روزہ ترکھنا جائز نہیں۔ اور آج رات میں نماز تراویح ترک نہ کریں۔ اسلیے کہ ان لوگوں نے نہ رؤیت کی شہادت دی نہ شہادۃ علی الشہادۃ ادا کی۔ محض دوسروں کی رؤیت کی حکایت کی ہے۔ اور سنیے مجمع الانہر میں ہے ولو شہدا ان اھل بلدۃ کذا رأوا الھلال قبلکم بیوم وھذا الیوم الثلثین فلم یر الھلال فی تلک اللیلۃ والسماء مصحیۃ فلا یباح الفطر غدا ولا یترک التراویح لان ھذہ الجماعۃ لم یشھدوا بالرؤیۃ ولا علی شہادۃ غیرھم وانما حکوا رؤیۃ غیرھم۔ دیکھیے دونوں آدمی اُس شہر میں چاند ہونیکی شہادت دے رہے ہیں۔ لیکن یہ شہادت نہ تو شہادت رؤیۃ ہے صرف وہاں کی خبر کی حکایت ہے۔ لہٰذا رد کردی گئی اور شرعًا اسکی کچھ وقعت نہیں۔ اور حکایت قطعًا غیر معتبر ہے۔ یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جماعت جو افراد کثیرہ پر مشتمل ہوتی ہے اُسکی حکایت کو شریعت مطہرہ رد فرمارہی ہے۔ تو اِدھر اُدھر کی آئی ہوئی خبر یا اخبار و جنتری و تار کی خبر و حکایت کا شریعت مقدسہ کیسے اعتماد و اعتبار فرمائے۔ یہ بات خوب محفوظ کرلینا چاہیئے کہ اس سے آج کے دور کی بہت سی باتوں کا جواب ہوجائیگا۔ اور تنبیہ الغافل و الوسنان میں علامہ شامی نے فرمایا ہے ان المراد بالاستفاضۃ تواتر الخبر من الواردین من تلک البلدۃ الی البلدۃ الاخری لا مجرد الاستفاضۃ لانھا قد تکون مبنیۃ علی اخبار رجل فیشیع الخبر عنہ ولا شک ان ھذا لا یکفی بدلیل قولھم اذا استفاض الخبر وتحقق فان التحقق لا یکون بما ذکرنا

یعنی استفاضہ خبر سے مراد ان آنیوالی جماعتوں کا تواتر ہے جو رویت یا شہادت والے شہر
بکثرت آئیں۔ ونیز استفاضۂ خبر کا تحقق یعنی اسکا ثبوت بطریق شرعی لازم وضروری ہے ۔ او
ذخیرہ سے گذرا کہ اذا استفاض وتحقق فان التحقق لا یوجد بمجرد الشیوع کہ محض
کے پھیل جانیسے کوئی ثبوت شرعی نہ ہوگا فافہم وتدبر ولا تکن من الغافلین ۔ اب ا
حضرات فقہائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے یہ بھی معلوم کرنا ضروری ہے کہ وہ کون
ہے اور اُس کے کیا شرائط ہیں جہاں سے یہ خبر مستفیض دوسرے شہر میں پہونچی۔ اور متحقق
ہے تو علامہ شامی نے تنبیہ الغافل والوسنان علی احکام ہلال رمضان میں فرمایا
لما کانت الاستفاضة بمنزلة الخبر المتواتر وقد ثبت بها ان اهل تلك البلدة صا
لزمہم العمل بہا لان المراد بہا بلدة فیہا حاکم شرعی فلابد من ان یکون صومہم مبنیا
حکم حاکمہم الشرعی فکانت الاستفاضة بمعنی نقل الحکم المذکور یعنی استفاضہ خ
خبر متواتر کے درجہ میں ہے اور یقیناً اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ فلاں شہر کے لوگوں نے فلاں دن روز
ہے تو اس کے مطابق عمل کرنا ان لوگوں کو لازم ہے کیونکہ استفاضہ میں شہر سے مراد وہی شہر ہے جہاں
شرعی ہوں کہ اُسی کے حکم سے رمضان وعیدین صوم وافطار کرتے ہوں۔ عوام بے قید نہ ہوں تو
ہے یہ کہ ان لوگوں نے اپنے حاکم شرعی کے حکم سے روزہ رکھا ہو۔ پس یہ استفاضہ اُس حاکم شرعی
اُسی حکم مذکور کی نقل ہے یعنی حاکم شرعی کا وہی حکم تواتر کیساتھ دوسرے شہر والوں کو پہونچگیا۔ معلو
کہ ہر شہر سے جماعات متعددہ کا آکر بیان کرنا بھی قابل قبول ولایق عمل نہیں ہے۔ ونیز یہ کہ است
خود بذاتہ حجۃ شرعیہ نہیں ہے۔ بلکہ استفاضہ خبر میں بذریعہ تواتر حاکم شرعی یا قاضی شرع یا مف
کا حکم پہنچتا ہے۔ اور رد المحتار میں ہے لان البلدة لا تخلو عن حاکم شرعی عادة فلا
ان یکون صومہم مبنیا علی حکم حاکمہم الشرعی فکانت الاستفاضة بمعنی نقل ا
المذکور۔ استفاضہ کے متعلق عبارات وتفصیلات ووضاحت کے بعد یہ معلوم ہوا کہ استفاضہ میں
وضروری ہے کہ جس شہر میں یہ خبر مستفیض پھیلی ہے وہاں قاضی شرع حاکم موجود ہو کہ وہی ہلال کے ا
صادر کرتا ہو اور وہ خود عالم دین پابند شرع ہو۔ اور جہاں قاضی شرع نہ ہو تو مفتی اسلام ہو کہ
احکام صوم وعیدین اُسی کے فتوے کے مطابق ہوتے ہوں۔ اور عوام وہاں کے شرعی حدود و

آزاد نہ ہوں۔ ایسے شہر سے بکثرت جماعتیں آئیں۔ اور سب اپنی واقفیت سے یکزبان بیان کریں کہ وہاں فلاں دن رویت کی بنا پر روزہ رکھا یا فلاں روز عید کیگئی۔ وغیرہ۔ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تبرکاً حضور پر نور مرشد برحق اعلیحضرت عظیم البرکت مجدد اعظم دین وملت تاج الفحول الکاملین، شیخ الاسلام والمسلمین فقیہ امجد، محدث ارشد وارث العلوم ابا عن جد مولنا مولوی حافظ قاری حاجی مفتی علامہ شاہ عبد المصطفٰے محمد احمد رضا خانصاحب قادری برکاتی بریلوی رضی الرحمٰن تعالےٰ عنہ کے مبارک فتوے مسمی بنام تاریخی طرق اثبات الہلال ۱۳ کی مبارک عبارت جسمیں استفاضہ کی تمام قیود وشرائط کتب فقہ سے چن کر بیان فرمادی ہیں۔ نقل کردوں۔ جس سے انشاء اللہ فوائد کثیرہ حاصل ہوں گے۔ دھا ھو ذہ۔ استفاضہ یعنی جس اسلامی شہر میں حاکم شرع قاضی اسلام ہو۔ کہ احکام ہلال اُسی کے یہاں سے صادر ہوتے ہیں۔ اور وہ خود عالم اور ان احکام میں علم پر عامل وقائم یا کسی عالم دین محقق معتمد پر اعتماد کا ملتزم وملازم ہے یا جہاں قاضی شرع نہیں تو مفتی اسلام مرجع عوام ومتبع الاحکام ہو کہ احکام روزہ وعیدین اُسی کے فتوے سے نفاذ پاتے ہیں۔ عوام کالانعام بطور خود عید و رمضان نہیں ٹھہرا لیتے، وہاں سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب یکزبان اپنے علم سے خبر دیں کہ وہاں فلاں دن بربنائے رویت روزہ ہوا یا عید کی گئی۔ مجرد بازاری افواہ کہ خبر اُڑ گئی اور قائل کا پتہ نہیں۔ پوچھیے تو یہی جواب ملتا ہے کہ سنا ہے یا لوگ کہتے ہیں۔ یا بہت پتہ چلا تو کسی مجہول الحال کا انتہا درجہ منتہائے سند دو ایک شخص کی محض حکایت کہ اُنھوں نے بیان کیا اور شدہ شدہ شائع ہوگئی۔ ایسی خبر ہرگز استفاضہ نہیں۔ بلکہ خود وہاں کی آئی ہوئی متعدد جماعتیں درکار ہیں۔ جو بالاتفاق وہ خبر دیں۔ یہ خبر اگرچہ نہ خود اپنی رویت کی شہادت ہے نہ کسی شہادۃ پر شہادۃ بالتصریح نہ قضائے قاضی پر شہادت نہ کتاب قاضی، للشہادۃ مگر اس مستفیض خبر سے بالیقین یا بغلبہ ظن ملحق بالیقین وہاں رویت وصوم وعید کا ہونا ثابت ہوگا۔ اور جبکہ وہ شہر اسلامی اور احکام وحکام کی وہاں پابندی دوامی ہے۔ تو ضرور مظنون ہوگا کہ امر بحکم حاکم واقع ہوا تو اس طریق سے قضائے قاضی کہ حجت شرعیہ ہے ثابت ہوجائیگی۔ اور یہیں سے واضح ہوا کہ تاریک شہر جہاں نہ کوئی قاضی نہ مفتی اسلام یا مفتی ہے مگر نا اہل جسے خود احکام شرع کی تمیز نہیں یا مفتی محقق معتمد عالم مستند ہے مگر عوام خودسر اُسکے منتظر احکام نہیں۔ پیش خویش اپنے قیاسات فاسدہ پر جب چاہیں عید و رمضان قرار دے

لیتے ہوں۔ ایسے شہروں کی شہرت بلکہ تواتر اصلاً قابل قبول نہیں کہ اُس سے کسی حجت شرعیہ کا ثبوت نہ ہوا۔ انتہا بجنسہ۔ سبحان اللہ سبحان اللہ یہ مبارک عبارت درمختار و ردالمحتار و دحمتی وغیرہم کی عبارات کا ہی مطلب و مقصود ہے۔ استفاضہ کی ان قیود و شروط کو ملحوظ و برقرار رکھ کر سنی سنائی خبر اور تار و جنتری و اخبار کی خبر پر کس طرح اعتماد و اعتبار ہو سکتا ہے۔ ولکن الناس اکثرھم لایعقلون ولا یفھمون (۶) اکمال العدۃ یعنی مہینہ کے تیس۳۰ دن پورے کرنا۔ ظاہر ہے کہ قمری مہینہ کے زیادہ سے زیادہ تیس۳۰ دن ہیں۔ اور تیس۳۰ پر قمری مہینہ ضرور یقیناً ختم ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ و علےٰ آلہ و اصحابہ وسلم فرماتے ہیں الشھر تسع وتسعون لیلۃ فلا تصوموا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلثین۔ یعنی مہینہ اُنتیس۲۹ دن کا ہے تو اُنتیس۲۹ کو جبتک تم لوگ چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو۔ اور اگر اُنتیس۲۹ کو ابر یا غبار ہو اور چاند نہ دکھے تو مہینہ کے تیس دن پورے کرو رواہ البخاری ومسلم عن سیدنا ابن سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حدیث شریف میں ہے کہ ارشاد فرمایا صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلثین یعنی چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ ختم کر کے عید کرو۔ اور اگر ۲۹ کو ابر و غبار ہو تو تیس۳۰ روزے پورے کر لو رواہ البخاری ومسلم عن سیدنا ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۷) علامات و امارات ظاہرہ۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شہر کے گرد و پیش قرب و جوار کے قریات و آبادیوں کیلئے ثبوت دلائل ہلال میں سے توپوں کے فیر ہونا۔ گولوں کا چلنا۔ اور مناروں پر روشنی کا ہونا بھی شمار کیا۔ لیکن ان امارات کا دلیل ہونا انہیں دیہاتوں کیساتھ مختص ہے جو اُس شہر مذکور کے اتنے قریب ہیں کہ شہر کی توپ چلنے کی آواز سن سکیں۔ اور مناروں کی روشنی دیکھ سکیں چنانچہ منحۃ الخالق حاشیہ بحر الرائق جلد دوم صفحہ ۲۹۱ میں ہے تتمۃ۔ لم ینذکروا عندنا العمل بالامارات الظاھرۃ الدالۃ علی ثبوت الشھر کضرب المدافع فی زماننا والظاھر وجوب العمل بھا علی من سمعھا ممن کان غائباً عن المصر کاھل القری ونحوھا کما یجب العمل بھا علے اھل المصر الذین لم یروا الحاکم قبل شہادۃ الشھود وقد ذکر ھذ الفرع الشافعیۃ فصرح ابن حجر فی التحفۃ انہ یثبت بالامارات الظاھرۃ الدالۃ التی لا تتخلف عادۃ کرؤیۃ القنادیل المعلقۃ بالمنائر قال ومخالفۃ جمع فی ذلک

یعنی ان امارات ظاہرہ پر بھی عمل ہے جو ثبوت رؤیت ہلال پر دلالت کریں۔ جیسے توپوں
ہونا اور مناروں پر روشنی ہونا۔ اور ظاہر یہ ہے کہ اسپر عمل کرنا واجب ہے۔ اُسکو جو توپ کی آواز سنے
ے کی روشنی دیکھے۔ اور خود شہر سے دور ہو۔ جیسے قرب وجوار کے دیہات کے رہنے والے اور وہ لوگ اسی
ل کرینگے جیسے شہر والے کہ حاکم شرعی کو نہیں دیکھا مگر اسپر عمل کریں گے۔ اس فرع کو شافعیوں نے
ل کیا اور ابن حجر نے تحفہ میں اسکی صراحت کی لیکن اس شہر میں حاکم شرعی۔ قاضی یا مفتیٔ اسلام کا
شرط ہے کہ اُسی کے حکم وفتوے سے توپوں کے فیر اور مناروں کی روشنی ہوتی ہے۔ اور اگر توپوں
فیر اور مناروں کی روشنی عوام کالانعام کے اختیار میں ہے اور وہ شرعی قیود وحدود سے آزاد ہیں۔
ن کا کچھ اعتبار نہیں۔ خلاصہ یہ کہ توپوں کے فیر سنکر اُنپر عمل کرنے میں وہ ساری شرائط وقیود لازم
وری ہیں جو ابھی استفاضہ میں بیان کی گئیں۔ اور جن کی تفصیل اُردو میں حضور پرنور سیدنا اعلیحضرت
م البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک الفاظ میں آپ سُن چکے۔ اس دور کے بعض مدعیان مولویت
ی امارات کو استفاضہ قرار دیتے اور خبر مستفیض بناتے ہیں۔ ان بیچاروں کو نہ امارات معلوم نہ کتاب ہی
ی جو استفاضہ اور امارات کا فرق ظاہر ہو۔ پھر یہ امارات جب مخصوص ہیں اس شہر کے قرب و
ر کی آبادیوں اور دیہات والوں کیلیے جو شہر کی توپ کی آوازسنیں اور منارے کی روشنی دیکھیں اور
بھی وہی شہر مذکور ہو۔ تو یہ امارات ظاہرہ اقلیم بھر کے لیے نہیں ہیں۔ فافھموا وتدبروا۔ اور درالمختار
ہے قلت والظاهر انه يلزم لاهل القرى ان يصوموا بسماع المدافع او رؤية القناديل
المصر لانه علامة ظاهرة تفيد غلبة الظن وغلبة الظن موجبة للعمل كما هو مصرح به الخ
ں ظاہر یہ ہے کہ دیہات والوں کو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔ توپ کی آواز سنکر یا منارے کی روشنی دیکھ کر
شہر میں ہوتی ہے۔ اسلیے کہ یہ علامت غلبۂ ظن کا افادہ کرتی ہے۔ اور غلبۂ ظن موجب للعمل ہے
ا کہ علماء نے اسکی وضاحت فرمائی ہے۔ اور فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے خبر منادی السلطان مقبول
لا کان او فاسقا كذا في جواهر الاخلاطي۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم بالصواب۔

جواب دوم ۔ ریڈیو، ٹیلیفون۔ تار وائرلیس اور ایسی ہی چیزیں سب کو شہادت کے میدان
ں دنیاوالوں اور حکومت وقت نے بھی غیر معتبر مانا ہے۔ پھر شریعت مطہرہ روزہ اور عیدین جیسی
ادات میں کیسے معتبر مان لے۔ کیا محض عوام کے کہنے سے اور یہ خوف کر کے کہ الکشن میں عوام سے ووٹ نہ ملینگے

احکام شرعیہ خصوصاً باب شہادۃ میں ردّوبدل ترمیم وتنسیخ ہوگی والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ جواب
اوّل میں آپ پڑھ چکے کہ ایسی جماعات متعددہ جو محض افواہ بازار کو بیان کررہی ہیں یا دو چار آدمی
گروہ دوسرے شہر میں رؤیت ہلال کی حکایت کرتے ہوئے شہادت دیتے ہیں۔ اور شریعت مقدسہ
مطہرہ ان لوگوں کے بیانات وشہادت کو ناقابل قبول فرماکر رد کردیتی ہے تو تار وغیرہ کا کیا اعتبار
پھر غور کیجئے کہ کتاب القاضی الی القاضی کو شریعت پاک نے بغیر شاھدین عادلین اور دوسرے
شروط وقیود کے نہ ہونے میں تسلیم نہ کیا۔ اور صاف وصریح فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا
الخط یشبہ الخط والخاتم یشبہ الخاتم اور درر وغرر سے جواب اوّل میں گزرا کہ لان الکتاب
قد یزور واذا الخط یشبہ الخط والخاتم یشبہ الخاتم فلا یثبت الا بحجۃ تامۃ یعنی تحریر میں
کبھی مکروفریب کیا جاتا ہے کیونکہ خط خط سے مشابہ ہوتا ہے اور مہر مہر سے تو ثبوت نہیں ہوگا جبتک
حجت تام ودلیل مالاکلام نہ ہو اور الاشباہ والنظائر میں ہے لا یعتمد علی الخط ولا یعمل بہ یعنی خط پر
اعتماد ویقین نہ کیا جائے نہ اُسپر عمل کیا جائے۔ اور فتح القدیر میں ہے الخط لا ینطق وھو متشابہ
کہ خط بولتا نہیں اور اسمیں شبہ بھی ہے اور فتاویٰ قاضی خاں میں ہے انما یقضی بالحجۃ والحجۃ
البینۃ او الاقرار اما الخط فلا تصلح حجۃ لان الخط یشبہ الخط یعنی حجت شرعیہ سے فیصلہ کیا
جائیگا اور حجت شرعیہ بینہ یا اقرار ہے لیکن خط تو شرعی حجت بننے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا
کیونکہ خط خط سے مشابہ ہوا کرتا ہے۔ اور درمختار میں ہے لا یعمل بالخط خط پر عمل نہ کیا جائے
اور کافی شرح وافی میں ہے الخط یشبہ الخط وقد یزور ویفتعل یعنی خط خط سے مشابہ ہے
اور کبھی مکروفریب سے پُر ہوتا ہے۔ اور فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے الکتاب قد یفتعل ویزور
والخط یشبہ الخط والخاتم یشبہ الخاتم تحریر کبھی بناوٹی اور جھوٹی ہوتی ہے اور خط کی خط
سے اور مہر کی مہر کی شاہبت ہوتی ہے۔ اور عینی شرح کنز میں ہے الخط یشبہ الخط فلا
یلزم حجۃ لانہ یحتمل التزویر یعنی خط خط سے مشابہ ہوتا ہے تو اس سے حجت لازم نہ ہوگی کیونکہ
خط میں جھوٹ ودھوکہ دہی کا احتمال ہوتا ہے اور مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر جلد دوم صفحہ ۱۹۲ میں ہے
الشہادۃ والروایۃ لا یحل الا عن علم ولا علم ھھنا لان الخط یشبہ الخط یعنی شہادت
اور قضا اور روایت جائز نہیں ہے جبتک یقین نہ ہو۔ اور یہاں یقین نہیں ہے اسلیے کہ خط سے خط

مشابہ ہوتا ہے۔ اور مجمع الانہر جلد دوم صفحہ ۱۶۵ میں ہے اذ الخط یشبہ الخط والخاتم یشبہ الخاتم۔ تو تار لیکر قاضی شرع یا مفتی اسکی خبر کے مطابق ہرگز ہرگز روزہ یا عید کا حکم نہیں کر سکتا اور تار و فون سے تو غلبۂ ظن بھی حاصل نہیں ہوتا۔ دیکھیے اگر قاضی وقت کی کتاب کی نقل کرانا اور اُس کے مہر و دستخط بنوا لینا اور یہ مکر و فریب کرنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے بہت ہی مستبعد ہے مگر شبہ تزویر کی بنا پر حضرات ائمہ دین و فقہائے معتمدین رضی اللہ تعالے عنہم نے خط کو غیر معتبر قرار دیا باوجود اس کے کہ خط میں لکھنے والے کی طرز کتابت و خطابت موجود ہے اور پانے والا پہچان رہا ہے کہ اسی قاضی کا ہے مگر احتمال تزویر ہے۔ لہذا غیر معتبر نامقبول۔ تو تار وغیرہ جنہیں نہ معلوم کتنے کثیر در کثیر احتمالات ہیں۔ اسے شریعت مطہرہ کیونکر مان لے۔ تار کے غیر معتبر ہونے کا مفصل بیان اور واضح فتوے دیکھنا ہو تو حضور پر نور مرشد برحق سیدنا اعلیحضرت عظیم البرکت مجدد اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین تاج الفحول الکاملین فاضل بن فاضل ابن الفاضل مولانا مولوی حافظ قاری مفتی علامہ شاہ عبد المصطفے محمد احمد رضا خان صاحب قبلہ قادری برکاتی آل رسولی بریلوی رضی الرحمن تعالی عنہ کا مبارک فتوے مسمی بنام تاریخی ازکی الاہلال بابطال ما احدث الناس فی امر الہلال کا مطالعہ کیجیے۔ تاکہ شکوک و اوہام دفع ہوں۔ اس جگہ بعض ابنائے وطن جناب مولوی عبد الحی صاحب فرنگی محلی کا ایک فتوے دکھا کر دھوکے میں ڈالتے ہیں۔ اور خود بھی شبہ میں پڑتے ہیں اور دوسروں کو مغالطہ میں ڈالتے ہیں لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے متعلق بھی کچھ عرض کردوں۔ وھو ھذا مجموعہ فتاوے مطبوعہ مطبع شوکت اسلام جلد اول صفحہ ۳۹۵ میں ہے۔ "جواب ھو المصوب اس باب میں صرف خبر تار یا تحریر خطی کافی نہیں جبتک کہ بطور کتاب القاضی الی القاضی کے تحریر نہ پہونچے۔ قاعدہ الخط یشبہ الخط کا مشہور ہے اور در مختار میں مذکور ہے فیلزم اھل المشرق برؤیۃ اھل المغرب اذا ثبت رؤیتہ اولئک بطریق موجب اور رد المحتار میں ہے قولہ بطریق موجب کان یتحمل اثنان الشہادۃ او یشہدا علی حکم القاضی او یستفیض الخبر واللہ اعلم (دستخط)" اور اسی مجموعہ فتاوی جلد اول صفحہ ۴۰ میں ہے "بحسب ضوابط فقہیہ مجرد اخبارات تار وغیرہ در باب صوم و افطار معتبر نہیں۔ در مختار میں ہے فیلزم اھل المشرق برؤیۃ اھل المغرب اذا ثبت رؤیۃ اولئک بطریق موجب انتہی اور رد المحتار میں ہے قولہ بطریق موجب کان یتحمل اثنان الشہادۃ او یشہد علی حکم القاضی

او یستفیض الخبر۔ واللہ اعلم (دستخط) ان دونوں فتوؤں کو پڑھیے اور ان کا رنگ ڈھنگ
اور تیور دیکھیے۔ ان دونوں میں تار وغیرہ یعنی تار، خط، ریڈیو، افواہ بازاری وجنتری کی خبروں کو غیر معتبر مانا
اور فقہ کی دو متداول کتابوں کی دو عبارتیں نقل کرکے اُن سے استدلال واستناد کیا ہے۔ ظاہر
کہ ان کا ہی جو فتویٰ ان دونوں کے خلاف ہوگا وہ جب ان دونوں سے زیادہ مدلل و مبرہن ہو
دونوں فتوے اُس سے رد ہو جائیں۔ اور یہ دونوں حوالے غلط وباطل ٹھہرے تب کبھی اُس کے لائق
اعتبار ہونے پر گفتگو کی جا سکتی ہے ملاحظہ ہو مجموعہ فتاویٰ جلد دوم صفحہ ۳۰۲ میں ہے "لیکن ایسی
صورت میں کہ ظن حاصل ہو جائے اور شبہ باقی نہ رہے اور خبر تار یا خط بذریعہ کثرت پہونچ جائے
عمل ہو سکتا ہے" قطع نظر اس سے کہ فقیر اس عبارت پر کچھ گفتگو کرے۔ پڑھنے والے خود بھی ا
تیور دیکھ رہے ہیں۔ فقیر تو یہ کہتا ہے کہ پہلے دونوں فتوے مدلل بدلائل اپنی جگہ پر بحالہ درست
ثابت ہیں۔ مگر تار والے اس فتوے پر تار تار ہیں۔ نہ اس فتوے میں کوئی حوالہ نہ کسی سے استن
نہ اپنے مدعا پر کوئی دلیل و برہان۔ اور نہ اگلے دونوں فتوؤں کے بطلان کا اقرار۔ تو اتنے کمزو
تصریحات ائمہ دین کے خلاف فتوے کو کس طرح مان لیا جائے۔ فقیر تو یہ خیال کرتا ہے کہ یہ فتو
الحاقی ہے۔ ورنہ اتنا پلپلا اور بے دلیل نہ ہوتا۔ یا پھر سہو تسلیم ماننا پڑے گا۔ اور یہ کچھ مستبعد نہ
ورنہ ایک ایسے پایہ کا مفتی جس فتوے سے اپنے ہی دونوں فتوے رد کر دیگا وہ یوں بے دلیل
لکھیگا۔ یا کھلم کھلا اپنی غلطی یا لاعلمی کا اعتراف کرے گا۔ پھر طرق موجب کی تفصیل جو خود شا
ورحمتی کی عبارتوں سے بیان کیگئی تو یہ فتوے طرق موجبۂ مذکورہ میں سے یعنی شہادۃ
تحمل شہادۃ۔ شہادۃ علی حکم القاضی۔ استفاضۂ خبر ان چاروں میں سے کس کے
داخل ہوگا۔ اور تصریحات ائمہ دین کا کیا جواب ہوگا۔ پہلے تینوں کے تحت تو اسلیے آنا محال ہے
کتاب الشہادۃ میں تمام شروط وحدود شہادۃ مشرح ومفصل بیان فرمائی ہیں۔ مثلاً نصاب
شہادۃ کا مکمل ہونا۔ یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ہونا۔ اور سب کا عادل وثقہ ہونا فاسق
اور مجلس قضا میں لفظ اشہد کیساتھ گواہی دینا۔ اور گواہوں کا قاضی وحاکم کے سامنے حاضر ہو
اور گواہوں کا آڑ میں نہ ہونا۔ تو ان کے تحت تو تار کا آنا قطعاً یقیناً محال ہے۔ رہی استفاضۂ
تو اس کے تحت بھی تار ہرگز ہرگز نہیں آسکتا۔ کیونکہ استفاضۂ خبر میں جماعات متعددہ کا ایسے

سے آنا اور سب کا یکزبان بیان کرنا شرط ہے۔ جس شہر میں قاضی شرع عالم محقق معتمد ہو کہ احکام صوم وعیدین وہی نافذ کرتا ہو۔ عوام بے قید اور حدود شرع سے آزاد نہ ہوں کہ جب چاہیں رمضان وعید منائیں۔ پھر جماعت کثیرہ کا بیان بھی افواہ بازار، سنی سنائی خبر نہ ہو اور کسی واقعہ کی حکایت نہ ہو اور اُن کا بیان کسی فرد واحد پر مختتم نہ ہو۔ اور یہ جماعات کثیرہ ایسے شہر سے بھی نہ آئی ہو جہاں قاضی شرع و مفتی احکام کوئی نہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان حدود و شرائط کے مدنظر، تار قطعًا بے وقعت اور جامہ تار تار رہے۔ کیا کوئی عاقل ایسے پایہ کے مفتی صاحب کو دلائل و براہین سے اسدرجہ تہیدست جانیگا اور اگر کسی کو ایسی ہی عقیدت ہو تو وہ مفتی صاحب کا خیر خواہ نہیں۔ بدخواہ و بدنام کنندہ ہے۔ پھر یہ کہ حضرات فقہائے کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے استفاضہ کے کس پہلو کو تشنہ چھوڑا ہے وہ توصاف صاف تصریح فرماتے ہیں فکانت الاستفاضۃ بمعنی نقل الحکم المذکور یعنی استفاضہ خبر میں حقیقۃً تواتر کے ساتھ اُس قاضی کا حکم جس کے سامنے رویت ہلال کی شہادت گزری ہے وہی حکم دوسرے شہر کے قاضی شرع تک پہونچتا ہے اور قاضی شرع کا حکم تواتر کیساتھ پہونچ جانا حجۃ شرعیہ ہے۔ اور تار میں تواتر ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ہزار جگہ سے بھی تار آئے لیکن فرنگی محل میں تو ایک ہی تار گھر سے پہونچیگا اور اکثر یہ تو یہ ہے کہ تار کی بنیاد فرد واحد ہوتا ہے مثلاً شہر میں افواہ اُڑی اور مسٹر صاحب نے چند رشتہ داروں کو مبارکی کے تار دیدیے۔ اب ان تار پانے والوں نے اپنے عزیز قریب اور احباب کو تار دیے اور بڑھتے بڑھتے ہزاروں کی تعداد میں فرنگی محل میں تار پہونچے تو ابتدا جسکی بنیاد محض افواہ بازار پر ہے، فرد واحد ہے اور انتہا ایک تار گھر پر ہے نہ تو شہادۃ ہے نہ شہادۃ علے الشہادۃ ہے۔ نہ شہادۃ علی القضاء ہے۔ نہ استفاضہ ہے نہ کثرت و تواتر ہے کچھ بھی نہیں تو تار شرعًا باب شہادت میں قطعًا یقینًا غیر معتبر ہے۔ ہرگز ہرگز ہرگز اُس سے ظن غالب حاصل نہیں ہوسکتا۔ اور نرا ظن یعنی گمان تو گمان پر ہرگز ہرگز فتویٰ نہیں ہوتا۔ اور آپ خوب اچھی طرح سُن چکے کہ رحمتی کی عبارت ہے معنی الاستفاضۃ ان تاتی من تلک البلدۃ جماعات متعددون کل منہم یخبرون الخ اور تنبیہ الغافل سے گزرا کہ ان المراد بالاستفاضۃ تواتر الخبر من الواردین من تلک البلدۃ الی البلدۃ الاخری لا مجرد الاستفاضۃ الخ اور ذخیرہ سے سنا کہ اذا استفاض و تحقق

فان التحقق لا یوجد بمجرد الشیوع۔ تو تار سے قطعاً یقیناً حکم شرعی ثابت نہیں ہوسکتا۔ نیز اگر تعمق نظر سے دیکھیے تو اس فتوے میں بھی جناب مولوی صاحب نے تار کو مثبت حکم شرعی نہیں مانا ہے۔ ذرا غور کرکے وہی عبارت پھر پڑھیے "لیکن ایسی صورت میں کہ ظن حاصل ہوجائے اور شبہ باقی نہ رہے اور خبر تار یا خط بذریعہ کثرت پہونچ جائے اسپر عمل ہوسکتا ہے" تار سے باب شہادت میں ہرگز ہرگز ظن غالب نہیں حاصل ہوتا اور شبہ نہیں بلکہ شبہات کی فوج دریا موج موجود ہے اور تواتر جسکو کثرت کے لفظ سے تعبیر کیا وہ قطعاً مفقود ہے۔ تو ثابت ہوا کہ اس فتوے میں بھی تار کو غیر معتبر مانا ہے فالحمد للہ رب العالمین آخر یہ لوگ عوام کے پیچھے لگ کر کس کس چیز پر اندھیری ڈالینگے کبتک اس فتوے سے غلط نتیجہ نکالیں گے۔ اور اگر یہی لیل ونہار ہے تو ایسے بے ثبوت اور مدعا کے خلاف فتویٰ پیش کرکے سننا پڑے گا کہ نحن رجال وھم رجال اور کیا ہوا کہ "پدر اگر نکند پسر تمام کند" اگر ان سے کچھ سہو ونقصان ہوا ہوا۔ مگر آج اس فتوے کو اپنے مدعا کے موافق جاننے والوں پر لازم وضروری ہے کہ اس سہو ونقصان کو دور کرکے اپنے مدعا کے مطابق دلائل شرعیہ وبراہین دینیہ کے لباس سے آراستہ کرکے پیش کریں۔ اور یہ کوئی چیز نہیں کہ عوام ۲۹ کی عید کرنا چاہتے ہیں یا ریڈیو پر خبر آئی ہے۔ اگر ہم اسکو نہ مانینگے عید نہ کریں گے تو عوام ہم سے جدا ہوجائیں گے۔ الیکشن میں ووٹ نہ دیں گے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عوام نہ مانیں تو انھیں سمجھاؤ۔ حدود الٰہیہ بتاؤ۔ فرامین شرعیہ سناؤ۔ ضرور ضرور مانینگے۔ اور نہ سہی خود تو حکم شرعی کے آگے سر نیاز جھکاؤ۔ عوام کے پیچھے لگ کر خود تو احکام شرعیہ کو نہ بدلو۔ خود تو شریعت کے پابند ہو۔ قرآن عظیم ارشاد فرماتا ہے قل ءاللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون یعنی اے پیارے محبوب ان لوگوں سے فرمادیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں اسکی اجازت دی ہے یا اللہ پر بہتان باندھتے ہو۔ اور قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب ○ ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون متاع قلیل ولھم عذاب الیم ○ یعنی اور نہ کہو اسے جو تمھاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اُن کا بھلا نہ ہوگا۔ تھوڑا برتنا ہے اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے (ترجمہ رضوی)

اگر حضور پر نور سیدنا اعلیحضرت عظیم الدرجت مجدد اعظم دین وملت مولٰنا مولوی حاجی حافظ قاری مفتی علامہ شاہ عبد المصطفٰے محمد احمد رضا خانصاحب قبلہ قادری فاضل بریلوی رضی الرحمٰن تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ مبارکہ میں سے یہ تین فتوے اوّل ازکی الاھلال دوّم طریق اثبات الھلال سوّم البدور الاجلہ ان تینوں کو آپ لوگ بغور دیکھیے بلکہ سبقاً سبقاً پڑھیے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس پرفتن و آزاد دور میں بہت موقعوں پر ان تینوں سے آپکی مشکلکشائی ہوگی اور حضور سیدنا اعلیحضرت کا فتویٰ آپکا مشکلکشا بنجائیگا۔ حقیقت یہ ہے کہ تار و ریڈیو و افواہ بازار و ٹیلی پرنٹر والوں نے رمضان اور غیر رمضان میں فرق نہ کیا اسی لیے دشواری میں پڑے حالانکہ ہلال رمضان کا حکم ابر و غبار کی حالت میں اور ہے اور رمضان کے علاوہ گیارہ مہینوں کا حکم ابر و غبار میں کچھ اور ہے کتب فقہ میں صاف تصریح ہے کہ اگر آسمان پر ابر و غبار ہو تو ایک ثقہ مسلمان کی گواہی لے بلکہ ایک مسلمان مستور الحال کی گواہی سے بھی حاکم شرع قاضی اسلام یا مفتی احکام روزہ کا حکم کرے۔ مجمع الانہر میں ہے واما مستور الحال فعن الامام قبولہ وصححہ البزازی اور در مختار میں ہے وقبل بلا دعوی وبلا لفظ اشہد وبلا حکم ومجلس قضاء لانہ خبر لا شہادة للصوم مع علة کغیم وغبار خبر عدل او مستور علی ما صححہ البزازی اور بحر الرائق میں ہے وصحح البزازی فی فتاواہ قبول المستور اور در مختار میں ہے وشرط للفطر مع العلة المتقدمة العدالة ونصاب الشہادة ولفظ اشہد وعدم الحد فی قذف لتعلق نفع العبد یعنی عید کے چاند میں ابر و غبار کی حالت میں گواہوں کا عادل ہونا۔ نصاب شہادت کا کامل ہونا۔ لفظ اشہد کیساتھ گواہی دینا اور گواہوں کا محدود فی القذف نہونا شرط ہے اور بحر الرائق میں ہے واما فی ھلال الفطر والاضحی وغیرھما من الاھلة فانہ لا یقبل فیہ الا شہادة رجلین او رجل وامرأتین عدول احرار غیر محدودین کما فی سائر الاحکام اور اسی میں ہے ھلال ذی الحجة کھلال شوال فلا یثبت بالغیم الا برجلین او رجل وامرأتین اور جب مطلع صاف ہو تو بحر میں ہے واما حالة الصحو فالکل سواء لا بد من زیادة العدد علی ما قدمناہ اور در مختار میں ہے وقبل بلا علة جمع عظیم لیقع العلم الشرعی وھو غلبة الظن بخبرھم وھو مفوض الی رأی الامام من غیر تقدیر بعدد علی المذھب ابر و غبار نہونیکی حالت میں گروہ عظیم جم غفیر کا شہادت ہونا چاہیئے جس سے یقین حاصل ہو اور گروہ عظیم کی تعداد حاکم شرعی قاضی اسلام یا مفتی کی اپنی رائے پر ہے ہلال رمضان کے ثبوت میں بحالت ابر و غبار کچھ آسانی دیکھ کر دوسرے مہینوں کو اس پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اس پرفتن دور میں شروط و قیود و حدود شرعیہ کو قائم رکھنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ ابنائے زمانہ پھر سُن لیں کہ

اتنی وضاحت وصراحت کے بعد یہ یقین ہوگیا کہ جناب مولوی عبد الحی صاحب نے تار و خط کو دربارۂ
ہرگز ہرگز معتبر نہیں مانا ہے وہ ایک قضیۂ شرطیہ لکھتے ہیں اور اہل فہم و دانش جانتے ہیں کہ اذا فات الشّ
فات المشروط جب آفتاب نہ نکلے تو دن کا وجود کیسے ہو۔ اسطرح تار سے حسب ظن غالب کا حصول اور ش
کا دفعیہ اور تواتر کچھ نہ ہو تو خط و تار ناقابل عمل ہے۔ ہرگز ہرگز اسپر عمل نہیں ہوسکتا۔ اور اس شرطیہ سے آج ج
سمجھے کہ رویتہ ہلال کی شہادت میں فرنگی محلی صاحب نے تار و خط کو معتبر بتایا ہے وہ سامنے آئے مرد میدان
ہمت کرے اور دلائل و براہین سے مزین کرکے اپنے مدعا کے موافق اس فتوے کو پیش کرے اور کتب
تفصیلات و توضیحات و تصریحات کو معاذ اللہ غلط و باطل ٹھہرائے وادعوا شھداءکم من الناس العفاد
ان کنتم صادقین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ رہا ٹیلیفون، ریڈیو، ٹرانسمیٹر، ٹیلی ویژن، یا
دائرلیس اور اسپر اس پر فتن دور والوں کا یہ کہنا کہ ٹیلیفون یا ریڈیو پر شہادت ادا کیجائے یا قاضی مفتی ج
ہم پہچانتے ہیں وہ وہاں کی رویت یا شہادت کے بعد فتوے بیان کرے تو وہ فتوے جن لوگوں نے فون یا ر
ذریعہ سنا ہے واجب العمل و قابل تسلیم ہے۔ اور بعض کا یہ بکنا کہ یہ نو ایجاد چیزیں ہیں انکا حکم معاذ اللہ شریع
کہاں ملسکتا ہے استغفر اللہ۔ تو غور کیجئے کہ باب شہادت میں یہ چیزیں اتنی کمزور اور بودی ہیں کہ دنیا والے بھی
شہادت غیر معتبر مانتے ہیں۔ پھر شریعت مطہرہ نے تو باقاعدہ شہادت کی حدود و شرائط و قیود بیان فرمائیں
مان لے لہذا انکی شہادت قطعاً یقیناً غیر مقبول ہے۔ اور پہچانی ہوئی آواز والے قاضی مفتی کا ٹیلیفون یا ریڈ
اپنا فتوے بیان کرنا۔ تو خوب غور سے سن لیجئے کہ وہ فتوی غیر مسموع و ناقابل عمل ہے۔ ہرگز اسپر عمل نہیں کیا جا
فقہ حنفی کی معتبر و مستند کتاب ھدایہ شریف مطبوعہ مطبع حیدری بمبئی جلد ثالث صفحہ ۱۰۴ میں ہے ولو
من وراء الحجاب لایجوز له ان یشهد ولو فسر للقاضی لا یقبله لان النغمة یشبه النغمة ف
یحصل العلم الا اذا کان دخل البیت وعلم انه لیس فیه احد سواه ثم جلس علی الباب ولیس ف
مسلك غیره فسمع اقرار الداخل ولا یراه له ان یشهد لانه حصل العلم فی هذه الصورة نزل
لان النغمة یشبه النغمة یعنی آواز آواز سے مشابہ یا اچھی آواز اچھی آواز سے مشابہ ہوتی ہے۔ لہذا تا
و ریڈیو و ٹرانسمیٹر سب باطل و مردود رہے اگرچہ آواز پہچانتا ہو لان النغمة یشبه النغمة کیا اتنے ص
اور واضح ارشاد کے ہوتے ہوئے بھی ٹیلیفون و ریڈیو ٹرانسمیٹر کی خبر کا شرعاً کوئی درجہ ہوسکتا ہے اور ٹیلی
کی تحریر کا کیا اعتبار۔ اسکا تو کام صرف یہ ہے کہ جو خبر دنیا میں نشر ہو وہ اس خبر کو صفحہ قرطاس پر ظاہر کر

نہ اسے صدق وکذب سے مطلب افواہ بازار وحکایت اور خبر محقق کا فرق نہ جید وردی حق وباطل کی تمیز افواہ بازار نشر ہوئی۔ وہ لکھدی۔ کوئی حکایت شائع ہوئی وہ لکھدی۔ نہ شائع کرنیوالے کے دین ودیانت سے تعلق نہ عدالت وثقاہت سے علاقہ۔ اور پڑھنے والے بھی اسکے سچ اور جھوٹ، صحیح وغلط سے ناواقف۔ تو ٹیلی پرنٹر کی خبر جمتی وجحر وذخیرہ وعالمگیری وقاضی خاں کے ارشادات مذکورہ سے بھی مطرود۔ اور اس ارشاد ہدایہ سے بھی مردود۔ اور نوایجاد اشیاء کا حکم شریعت میں نہ ماننے والا اپنے قول بدتر از بول سے سچی توبہ کرے اور گوش ہوش سے سنے کہ ہمارا دین بحمد اللہ تعالےٰ کامل دین ہے اب ہم کسی اور دین کے محتاج نہیں ہیں کسی نئی چیز کا حکم صراحۃً ملیگا اور کسی کا کسی اصل وقاعدہ کے تحت ہیں۔ چنانچہ ٹیلیفون۔ ریڈیو۔ ٹرانسمیٹر۔ وغیرہ کا حکم دیکھئے کہ شریعت نے کتنا صاف صاف بیان فرمایا ہے فالحمد للہ رب العلمین خوب یاد رکھیے کہ کتاب القاضی الی القاضی کو اتنی قیود کے باوجود بھی استحساناً ہی مانا ہے پھر ٹیلی پرنٹر کی تحریر جسکی بنیاد محض شیوع ہے نہ حق وباطل کا فرق نہ شہادت نہ تواتر نہ علم کچھ بھی نہیں لہٰذا اسکی خبر شرعاً ضرور ضرور مردود ہے ہرگز ہرگز شرعاً اُسپر عمل نہیں ہوسکتا واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم۔

جواب سوم۔ یہاں ۲۹ رمضان کو ریڈیو کی خبر کے بعد افواہیں اُڑتی رہیں مگر ثبوت ہلال نہ ہوا بالآخر ۳۰ روزے بخیر وخوبی پورے ہوئے اور ۷ جولائی روز شنبہ ۱۹۵۱ء کو بمبئی شہر میں بالاتفاق عید کی نماز پڑھی گئی اور عید منائی گئی۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

فقیر حقیر اس مختصر فتوے کا تاریخی نام طرق موجبۂ ثبت الہلال رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے اور مسلمانوں کیلیے نافع اور اوہام وشکوک وشبہات کا دافع بنائے آمین آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین شفیع المذنبین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم ومجد وکرم وبجل عظم وعلی امامنا الامام الاعظم وعلی غوثنا الغوث الاعظم وعلی شیخنا ومرشدنا المجدد الاعظم وعلینا وعلی سائر اخواننا واخواتنا من اہل السنۃ والجماعۃ لہم بہم معہم یا ارحم الراحمین ویا اکرم الاکرمین آمین آمین ۶ ذی القعدہ روز جمعہ مبارکہ ۱۳۷۰ھ

فقیر ابوالظفر محب الرضا **محمد محبوب علیخاں** سنی حنفی قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی

غفرلہ ولابویہ واخویہ واہلہ ومحبیہ۔ آمین۔

خطیب جامع مسجد مدنپورہ۔ بمبئی نمبر ۸

قد صح الجواب بلا شک ولا ارتیاب۔ سید مرتضیٰ حسینی عفی عنہ امام وخطیب مسجد کھریاں جالی محلہ بمبئی وسابق مہتمم مدرسہ نظامیہ حیدر آباد دکن

الجواب صحیح ۔ سید محمد جسیم ابن مولوی سید
محمد مسعود شاہ قادری ۔ نمبر ۲۴ کھو کھا بازار بمبئی ۳

مبسملا وحامدا ومصلیا ومسلما
الجواب صحیح: واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع
والمآب وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ
اجمعین. فقیر آل مصطفیٰ قادری خطیب جامع مسجد
بکر قصابان کھڑک نمبر ۱۴ بمبئی نمبر ۹ جمعہ ۴ ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ

۳ من اجاب فقد اصاب فالحق ان یتبع
محمد یونس عفی عنہ
مطب غوثیہ ۔ ربن روڈ ۔ بمبئی ۸

الجواب صحیح
مرتضیٰ حسین مبارکپوری
مقیم سانگلی اسٹریٹ ۔ گلی نمبر ۳ ۔ بمبئی نمبر

۵ الجواب صحیح
فقیر الہدیٰ بشیر محمد جمشیدی
حال مقیم بمبئی ۸ ۔ ناگ پاڑہ پیر خاں
اسٹریٹ ۲ ۔ داؤنی مسجد کے پیش امام وخطیب
۲۱ ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ ۔ دوشنبہ

الجواب صحیح
فقیر محمد شفیع احمد قادری غفرلہ
ساکن مبارکپور ضلع اعظم گڈھ وارد حال مدنپورہ بمبئی ۸

۷ الجواب حق صحیح: فقیر محمد حنیف قادری رضوی برکاتی مجددی المدرس مدرسہ حنفیہ غوث العلوم چمن گنج۔ کانپور

۸ المجیب مصیب واللہ ورسولہ اعلم بالحق وا...
محمد سلیم قادری رضوی حامدی بہاری غ...
خطیب مسجد دھوبی تالاب ۔ بمبئی ۲

الجواب صحیح
محمد اسحٰق قادری
پیش امام مسجد درگاہ شریف حضرت بہاؤ الدین ح...
رحمۃ اللہ علیہ ۔ مرین لین ۔ بمبئی ۲

۹ ما قال المجیب المصیب فهو حق مطابق لحق...
اهل السنة والجماعة والاجوبة كلها صحاح...
ارتياب والحق احق بالاتباع وان اكره الم...
حرره محمد عبد الخالق الامام بجونی م...
الواقع فی بندر بمبئی ۸

۱۰ هذه الرسالة عجيبة طالعتها بامعان النظ...
فوجدتها حاوية مما فی ثبوت رؤية الهلا...
باصول الحنفية وقامعة هفوات العل...
الحاضرة فلله در المصنف ۔ وانا العبد الضع...
محمد عثمان الاعظمی
النوسیل بمبئی ۸

۱۱ الجواب صحیح احمد سعید سنبھلی عفی عنہ
وارد حال بمبئی

۱۲ انه لقول فصل وما هو بالهزل...
حاجی ابوبکر حاجی احمد رشیم والا قاد...
برکاتی رضوی غفرلہ ناظم اعلیٰ مرکزی انجمن تبلی...
بمبئی ۳

۱۳ الجواب صحیح محمد سعید عفی عنہ بقلم خود صدر المدرسین
مدرسہ حنفیہ غوث العلوم چمن گنج کانپور مقیم حال محمد...
اسٹریٹ مدنپورہ بمبئی نمبر ۸

الجواب صحیح وصواب والمجیب نجیح ومثاب ۔ فقیر محمد اسلام غفرلہ السلام خطیب مسجد محلہ زکریا بندر بمبئی

قد اصاب من اجاب ابو سعید محمد فرید الدین بہا...

۱۶ للہ در من اجاب بهذا الجواب حيث اتى بالصدق والصواب
عبد العزیز اشرفی عفی عنہ ۔ الحال کماٹی پورہ گلی نمبر ۴ ۔ بمبئی

۷۸۶
۹۲

ایک ضروری فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک جگہ رویت ہلال کا ثبوت ہو اور قاضی ثبوت کے بعد فیصلہ کرے۔ پھر اس قاضی کو لیجاکر ریڈیو اسٹیشن پر فیصلہ بیان کرائے اور قاضی خود فیصلہ بیان کرے یا قاضی کے فیصلہ کا وہی اعلان ریڈیو سے کیا جائے تو جن مقاموں کے لوگ ریڈیو کے ذریعہ فیصلہ یا فیصلہ کا اعلان سنیں گے اُنپر بھی صوم یا افطار لازم وواجب ہو یا نہیں جبکہ معلن منادی کا ثقہ ہونا بھی شرط نہیں ہے۔ بینوا بالکتاب وتوجروا یوم الحساب

فقیر حقیر عبید المجوب **محمد مظفر** قادری رضوی سہسوانی غفرلہ
امام مسجد خان بہادر صاحب محلہ بھوڑ - بریلی شریف

الجواب: اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما بنحن عبید محمد صلی علیہ وسلما

صورت مسئولہ میں پہلے قاضی کو ہی معلوم کرنا چاہیے کہ قاضی کون اور کیسا ہونا چاہیے؟ کیونکہ یہیں سے بعض عوام اور خواص کو دھوکہ ہوجاتا ہے۔ تو قاضی شرع آجکل کے یہ قاضی نہیں ہیں جو محض نکاح پڑھادیں یا طلاق نامہ لکھدیں۔ بلکہ قاضی شرع عالم دین محقق ومعتمد ومستند ہونا ضروری ہے۔ اور اسلامی دور میں آج کے جج کے مکمل اختیارات بلکہ اس سے زیادہ قاضی کو حاصل ہوتے تھے۔ اور آج لفظ قاضی رہگیا ہے لیکن قاضی مفقود ہے نیز یہ بھی سمجھ لیجیے کہ قاضی کا مقرر کرنا بھی ہر ایک کا کام نہیں ہے۔ فرض کیجیے کہ عام مسلمان کسی کو صرف رویت ہلال کی شہادت دینے اور فیصلہ کرنے کیلیے قاضی بھی مقرر کریں تو وہ قاضی قاضی شرع نہیں ہوگا پھر یہ کہ آج کے پرفتن دور میں اس قاضی کا دین ومذہب عقیدہ دیکھنا بھی اشد ضروری ہے۔ حضور پرنور مرشد برحق سیدنا اعلیحضرت عظیم البرکت مجدد اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین تاج الفحول الکاملین رأس العلماء الراسخین فاضل ابن الفاضل ابن الفاضل مولانا مولوی الحاج حافظ قاری مفتی علامہ شاہ عبد المصطفےٰ محمد احمد رضا خانصاحب قادری برکاتی آل رسولی بریلوی رضی الرحمٰن تعالےٰ عنہ اپنے مبارک فتوے مسمّٰی باسم تاریخی ازکی الاھلال بابطال ما احدث الناس ۱۳ھ

فی امر الہلال میں فرماتے ہیں وھو ھذا ۔" علماء تصریح فرماتے ہیں کہ دوسرے شہر سے بذریعہ خط وکتابت (کتاب القاضی الی القاضی) خبر شہادت دینا صرف قاضی شرع سے خاص ہے ۔ جسے سلطان نے فصل مقدمات پر والی فرمایا ہو۔ یہاں تک کہ حکم کا خط مقبول نہیں ۔ درمختار میں ہے القاضی یکتب الی القاضی وھو نقل الشہادۃ حقیقۃ ولا یقبل من حکم بل من قاضی مولی من قبل الامام اھ ملتقطا ۔ فتح القدیر میں ہے ھذا النقل بمنزلۃ القضاء وھذا لا یصلح الا من القاضی ۔ غیر قضاۃ تو یہیں سے الگ ہوئے ۔ خلاصہ کلام یہ کہ آج قاضی شرع قطعاً مفقود ہے لہذا فقیر کو یہ بھی ضرورت نہیں کہ قاضی کے فیصلے کے لیے گفتگو کرے ۔ کہ اس قاضی شرع کا فیصلہ بھی اُس کے حدود قضا میں ہی جاری ونافذ ومحدود رہے گا ۔ دوسرے قاضی شرع کے حدود قضا میں ہرگز قابل عمل نہیں ہے اور جب یہ محدود، قاضی شرع مفقود ونابود ہے تو ایسا قاضی جس کے تحت قضا تمام ہندوستان ہو بدرجہ اولی نابود ومفقود ہے ۔ پس ثابت ہوا کہ ریڈیو کے ذریعہ قاضی کے فیصلہ کا اعلان یا خود آج کے قاضی کا ریڈیو پر فیصلہ سنانا چاند کا حکم دینا شرعاً واجب العمل نہیں اور بالفرض اگر ایسا قاضی ہوتا بھی، جس کے تحت قضا کل ہندوستان ہوتا تو ایسے ہی اختیارات کے قاضی شرع ہر شہر ہر قصبے ہر قریہ بلکہ ہر آبادی میں چاہیئے ۔ اور اسی طرح ہر آبادی میں آل انڈیا ریڈیو چاہیئے ۔ کیونکہ نہ معلوم کہاں کے لوگوں کو چاند نظر آجائے اور اتنے قاضی شرع آل انڈیا اختیارات والے ہونا قطعاً یقیناً ناممکن ومحال ہے ۔ لہذا آج کے قاضیوں کا اعلان بھی بذریعہ ریڈیو قطعاً غیر معتبر ہے ۔ رہا ریڈیو ۔ تو ریڈیو پر کی ہوئی تقریر میں اصحاب ریڈیو کو پورا پورا اختیار ہوتا ہے کہ جو لفظ اور جتنی بات چاہیں نشر کریں اور جو چاہیں حذف کریں ۔ اور وہ چاہیں تو نہیں کو ہاں اور ہاں کو نہیں بنا دیں ۔ نیز غیر مالک کے ریڈیو کو بھی مکمل اختیار حاصل ہوتا ہے کہ دوسرے ریڈیو کی نشر کی ہوئی تقریر میں مداخلت بیجا کریں ۔ اور جو چاہیں اس کے خلاف اور اپنے موافق نشر کردیں، چنانچہ اس جنگ اعظم کے دور میں سب نے دیکھا، سنا کہ جرمن ریڈیو کے وقت کس قدر گڑبڑ اور مختلف آوازیں سننے میں آتی تھیں ۔ اور اسکی خبر ومنشا کے خلاف سنا جاتا تھا تو معلوم ہوا کہ مخالف کا ریڈیو بھی اسکی خبر کو غلط کردیتا ہے ۔ ونیز ٹرانس میٹر کے ذریعہ بھی ریڈیو کی آواز کے خلاف اور اُس میں خلل اندازی ممکن ہے ۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ خود نشرگاہ کا کنٹرولر مقرر کا جو لفظ چاہے نشر کرے

اور جو چاہے نہ کرے۔ چنانچہ حال ہی میں آج کے پاکستان کی ایک مسماۃ کی تقریر میں کتنا تغیرو تبدل ہوا۔ لہذا ریڈیو کی خبر غیر معتبر و غیر مستند ہے۔ پھر کتب فقہ میں منادی کے لیے یہی تو ہے کہ عادلاً کان او فاسقاً یہ تو نہیں ہے کہ مؤمناً کان او کافراً یعنی منادی مسلم ہو یا کافر مشرک۔ اب نشرگاہ پر کنٹرولر کا پتہ نہیں کہ مسلم ہے یا کافر مشرک یا مرتد ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ پھر یہ کہ ھدایہ شریف جلد ثالث میں ہے لان النغمة یشبه النغمة یعنی آواز آواز سے مشابہ ہوتی ہے۔ غرضیکہ ریڈیو سے فیصلۂ قاضی کا اعلان دوسرے مقاموں کے سامعین کے لیے غیر معتبر و ناقابل عمل ہے۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم

فقیر ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علیخاں قادری برکاتی رضوی

مجددی لکھنوی غفرلہ ولابویہ واخویہ واہلہ ومحبیہ۔ آمین

خطیب جامع مسجد مدنپورہ بمبئی ۸

۱۰ محرم الحرام روز ایمان افروز شیطان سوز دو شنبہ مبارکہ ۱۳۷۱ھ

الحمد للہ ما اجاب الفاضل المجیب مصیب مصیب لنا المولوی الحافظ المفتی القادری محمد محبوب علیخاں القادری الرضوی اللکنوی الخطیب فی جامع مسجد مدنپورہ دام مجدھم وھو الصحیح الحق عندی فجزاہ اللہ خیر الجزاء عنی وعن سائر اھل السنة والجماعة آمین

الفقیر غلام آسی محمد فضل الرسول القادری الرضوی الحامدی صدر المدرس فی المدرسة الغوثیة تاج العلوم فی بلدة ناگفور (سی پی)

قد صح الجواب بلاشک وارتیاب محمد عثمان الاعظمی عفی عنہ

الجواب صحیح واللہ و رسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فقیر ابو الطاہر محمد طیب قادری برکاتی رضوی داناپوری صدیقی غفرلہ

نعم المجیب ملصیب مظہر ربانی قادری جبلپوری عفی عنہ

الاقوال اللامعہ: تیجہ۔ دسواں جہلم۔ برسی۔ وکھچڑا و کونڈے دبیر کا بکرا وغیرہ کا جواز اور روحوں کا گھر پر آنا۔ قیمت ۸/

الجواب صحیح فقیر سعید احمد قادری رضوی سنبھلی عفی عنہ

الجواب صحیح : ناچیز سید محمد مقصود قادری جبلپوری عفی عنہ

نعم المجیب نعم الجواب فقیر محمد سلیم قادری حامدی بہاری غفرلہ خطیب مسجد دھوبی تالاب بمبئی ۔

الجواب صحیح ۔ نقیر مداح مصطفےٰ حمید الرحمن قادری رضوی حامدی بریلوی غفرلہ

الجواب صحیح : محمد سعید عفی عنہ بقلم خود صدر المدرسین سابق مدرسہ حنفیہ غوثیہ چمن گنج کانپور مقیم حال مدن پورہ ۔ محمڈن اسٹریٹ ۔ بمبئی ۸

الجواب صحیح : احقر العباد سید محمد نذیر حسین قادری فضل الرحمانی دہلوی ثم لکھنوی لکھنؤ محلہ محمود نگر مکان نمبر

ذالک کذالک انا مصدق لذالک محمد یونس عفی عنہ مطب غوثیہ ۔ ریبن روڈ بمبئی

صح الجواب ۔ محمد احمد شاھدی غازی پوری عفی عنہ مدرس جامعہ فاروقیہ شہر بنارس ۔

۷۸۶/۹۲ بالبسملۃ والحمدلۃ الجواب صحیح وصواب وھو تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ۔ فقیر آل مصطفےٰ قادری برکاتی مارہروی عفی عنہ خطیب مسجد کھڑک بمبئی ۔

الجواب صحیح : احقر سید نیاز زیدی ۔ محلہ کوٹھی بھڑوچ ۔ حال مقیم مسجد کھڑک بمبئی ۔

الجواب صحیح وصواب والمجیب نجیح ومثاب فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں قادری ۔ برکاتی ۔ رضوی ۔ لکھنوی غفرلہ ولابویہ واہلہ واخویہ واحبابہ ربہ العزیز القوی

۷۸۶/۹۲ الجواب صحیح وصواب واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فقیر محمد وجیہ الدین قادری رضوی ضیائی غازی پوری غفرلہ خادم آستانہ عالیہ ضیائیہ محلہ مسجد بھشتیان پیلی بھیت

انہ لقول فصل وما ھو بالھزل حاجی ابو بکر بن حاجی احمد رشیم والا قادری برکاتی رضوی غفرلہ ناظم اعلیٰ مرکزی انجمن تبلیغ صداقت بمبئی ۳

لعم الجواب ما اجابہ مولانا الآفندی ۔ ابو سعید محمد فرید الدین بہاری غفرلہ الباری ۔

للہ در المجیب فانہ مصیب بکرم الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم ۔

الجواب صحیح وصواب المجیب نجیح ومثاب فقیر محمد اسلام غفرلہ السلام ۔ خطیب مسجد محلہ زکریا بندر بمبئی

غلام مصطفےٰ غفرلہ (محلہ ٹپکاپور کانپور)

للہ در من اجاب بھذا الجواب حیث اتی بالصدق والصواب ۔ عبد العزیز اشرفی عفی عنہ دار دحال کماٹی پورہ گلی ۱۲ بمبئی

الجواب صحیح ، فقیر محمد شفیع احمد قادری غفرلہ ، مبارک پور ضلع اعظم گڈھ

قد صح الجواب بلا شک ولا ارتیاب ، سید مرتضیٰ حسینی عفی عنہ امام وخطیب مسجد کھتریان جامع محلہ بمبئی سابق مدرس مدرسہ نظامیہ حیدرآباد دکن

مرکزِ اہلسنّت بریلی شریف کا مبارک فتویٰ

کہ ریڈیو سے رویت ہلال کے فتوے کا اعلان دوسرے شہر والوں کے لیے ناقابل عمل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک جگہ رویت ہلال کا ثبوت شرعی ہو جائے اور مفتی فتویٰ دے۔ پھر اُسی مفتی کو لیجاکر ریڈیو اسٹیشن پر فتویٰ بیان کرائے اور مفتی ریڈیو سے فتویٰ بیان کرے یا مفتی کے فتوے کا وہی اعلان ریڈیو سے کیا تو جن مقاموں کے لوگ ریڈیو سے فتویٰ یا فتوے کا اعلان سُنینگے ان پر بھی صوم یا افطار لازم وواجب ہے یا نہیں جبکہ معلن منادی کا ثقہ ہونا بھی شرط نہیں ہے بینوا جا لکتاب و توجروا یوم الحساب۔ مہربانی فرماکر اس مسئلہ کا جواب مدلل تحریر فرماکر ممنون و مشکور فرمائیں۔

فقیر حقیر عبید المحبوب محمد مظفر علی قادری برکاتی رضوی محبوبی سہوانی غفرلہٗ۔ امام مسجد خان بہادر۔ محلہ بھوڑ۔ بریلی شریف۔ ۱۴ ذی الحجہ دوشنبہ مبارکہ ۱۳۷۰ھ۔

۷۸۶ الجواب۔ جہاں رویت ہلال کا ثبوت شرعی ہوا صرف وہاں والوں پر روزہ و افطار و اضحیہ وغیرہ واجب ہو ھدایہ وغیرہ میں ہے الاصل بقاء الشھر فلا ینتقل عنہ الا بدلیل ولم یوجد لہذا جہاں رویت ہلال کا ثبوت شرعی ہوا وہاں والوں کو روزہ وافطار و اضحیہ کا حکم دینا موافق شرع مطہر ہے۔ اُسپر عمل کیا جائیگا۔ اور جہاں رویت ہلال کا ثبوت نہیں ہوا ہے وہاں والوں کو یہ حکم دینا کہ روزہ رکھو یا افطار کرو یا قربانی کرو وغیر ذالک خلاف شرع ہے اور مفتی کا فتویٰ خلاف شرع قابل عمل نہیں ہوتا۔ لہذا اگر کوئی مفتی اپنے شہر اور دیگر بلاد جہاں رویت کا ثبوت نہیں ہوا ہے اُن تمام مقامات کیلئے روزہ وافطار وغیرہ کا حکم دے تو اُسکے حکم و فتوے پر ایسی جگہ جہاں رویت کا ثبوت نہیں ہوا ہے عمل نہ ہوگا خواہ وہ مفتی ریڈیو سے فتوے دے یا خود دوسرے بلاد میں جاکر اپنا فتوے دے۔ دوسری جگہ جب وہ فتویٰ دیگا تو اس فتوے کی بنا یعنی ثبوت شرعی کا اُس سے مطالبہ ہوگا۔ آخر قاضی نے کیا قصور کیا ہے کہ وہ دوسری جگہ جاکر کہے کہ میرے پاس ثبوت شرعی سے رویت ثابت ہوچکی ہے۔ کل سے روزہ رکھو یا کل عید کرو۔ وغیر ذالک۔ تو اُسکے حکم

پر عمل ہو۔ فتح القدیر میں ہے لو ذکر ما فی کتابہ (ای کتاب القاضی) لذالک القاضی بند
یقبلہ الخ واللہ تعالیٰ اعلم



کتبہ الفقیر ابو الفضل السید محمد افضل حسین مفتی دار العلوم مظ
۲۴ ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ

ا۔ صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم فقیر مصطفےٰ رضا قادری غفرلہ زیب سجادہ عالیہ قادریہ رضو
شریف و مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ

۲۔ نعم الجواب واللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔ فقیر ابو المحامد سید محمد غفرلہ اشرفی
کچھوچھوی کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد۔

۳۔ وافق الجواب الکتاب فقیر رفاقت حسین غفرلہ مدرسہ احسن المدارس قدیم کانپور وارد حال بمبئ

۴۔ الجواب صحیح: محمد سلیمان غفرلہ اشرفی، بھاگلپوری وارد حال بمبئی۔

۵۔ صح الجواب۔ الاحقر محمد حبیب علی القادری الرضوی العزیزی النانفاروی غفرلہ مفتی

۶۔ الجواب صحیح: محمد سعید غفرلہ بقلم خود صدر المدرسین سابق مدرسہ حنفیہ غوث العلوم حمی
کانپور مقیم حال محمد ن اسٹریٹ۔ مدن پورہ۔ بمبئی ۸۔

۷۔ الجواب صحیح: محمد حسن خاں عفی عنہ۔ سفیر جامعہ عربیہ۔ ناگ پور

۸۔ الجواب صحیح: مشتاق احمد نظامی، سکریٹری سیرت کانفرنس الہ آباد

۹۔ الجواب صحیح وصواب محمد عبد المتین قادری غفرلہ ساکن فتحپور ہسوہ

۱۰۔ الجواب صحیح۔ قاری غلام محی الدین خاں غفرلہ پیلی بھیت۔ محلہ منیر خاں

۱۱۔ الجواب صحیح: محمد احمد شاہدی عفی عنہ غازی پوری۔ مدرس مدرسہ فاروقیہ بنارس

۱۲۔ الجواب صحیح: محمد سعید احمد قادری رضوی سنبھلی عفی عنہ۔ سنبھل ضلع مرادآباد

۱۳۔ الجواب صحیح: ریاض الحسن سنبھلی۔ سنبھل ضلع مرادآباد

۱۴۔ نعم المجیب: مظہر ربانی قادری۔ جبلپوری وارد حال بمبئی۔

۱۴۔ الجواب صحیح والمجیب نجیح والمخالف قبیح محمد یونس نظامی۔ الہ آبادی غفرلہ

۱۵۔ الجواب صحیح۔ محمد اجمل غفرلہ صدر المدرسین مدرسہ اہلسنت و مفتی اعظم سنبھل

الاقوال اللامعہ: نذر۔ نیاز۔ فاتحہ۔ تیجہ۔ دسواں۔ چہلم۔ برسی وغیرہ کا ثبوت ناقابل انکار دلائل سے قیمت

الجواب صحیح: محمد آل حسن نعیمی سنبھلی عفی عنہ ۔ شیخ الحدیث جامعہ عربیہ ناگپور

الجواب صحیح: محمد عثمان الاعظمی مدرس مدرسہ زینت القرآن مدن پورہ بمبئی ۸

الجواب صحیح: فقیہ محمد محبوب اشرفی غفرلہ مدرس مدرسہ احسن المدارس جدید کانپور نزیل بمبئی

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب عبد المصطفےٰ الاعظمی عفی عنہ خادم الطلبہ دار العلوم اشرفیہ مبارکپور

الجواب صحیح: محمد عنایۃ الرسول محمد عمر عفی عنہ خلف حضرت مولانا ہدایت رسول صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الجواب صحیح: قاضی احسان الحق نعیمی عفی عنہ مفتی بہرائچ شریف ۔

الجواب صحیح: ناخیر سید محمد مقصود غازی ربانی جبل پوری سی پی

صح الجواب واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلےٰ آلہ وسلم فقیر ابوالطاہر محمد طیب صدیقی، قادری، برکاتی، رضوی مجددی دانا پوری غفرلہ۔

الجواب صحیح واللہ ورسولہ اعلم فقیر محمد سلیم غفرلہ رضوی حامدی خطیب مسجد دھوبی تالاب بمبئی

صح الجواب واللہ ورسولہ اعلم محمد الیاس مسجد دھوبی تالاب بمبئی۔

الجواب صحیح: فقیر ربانی سید محمد عبد المسجود وجود قادری غفرلہ جبلپوری

الجواب صحیح: فقیر مداح مصطفےٰ احمد عبد الرحمٰن رضوی غفرلہ خطیب جامع مسجد بریلی شریف۔

الجواب صحیح: خادم القوم سید محمد عزیز حسین عفی عنہ ۔ لکھنؤ ۔ محلہ محمود نگر۔

الجواب ھو الصواب محمد حامد حسن قادری اشرفی ،سنبھلی ،غفرلہ ۔ سنبھل ،ضلع مراد آباد

الجواب صحیح: الفقیر غلام آسی غفرلہ قادری مدرس مدرسہ غوثیہ تاج العلوم ناگپور ایم۔پی

الجواب صحیح: محمد اسلام قادری، اشرفی، سنبھلی غفرلہ ۔ سنبھل ضلع مراد آباد

الجواب صحیح والمجیب نجیح: محمد عبد الرشید غفرلہ مفتی جامعہ عربیہ ناگپور

صح الجواب مطابق بالسنۃ والکتاب غلام رشید ارشد القادری غفرلہ ایم ایس بی ناگپور یونیورسٹی ۔ پرنسپل مدرسہ اسلامیہ ناگپور

الجواب صحیح: محمد سلیم اللہ بنارسی عفی عنہ

الجواب صحیح: فقیر محمد شفیع احمد قادری غفرلہ ۔ مبارک پور اعظم گڈھ

الجواب صحیح: سید احسن ربانی قادری جبلپوری۔

۳۷۔ لاریب فی صحۃ الجواب واللہ اعلم بالصواب محمد عبدالخالق عفی عنہ۔ پیش جونی مسجد۔ مدن پورہ بمبئی ۸۔

۳۸۔ صح الجواب بعون الملک الوھاب احقر علی احمد خادم دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور۔ اعظم گڈھ۔

۳۹۔ الجواب صحیح : سید غضنفر حسین دہلوی غفرلہ۔ لکھنو۔ محلہ محمود نگر۔

۴۰۔ الجواب صحیح : فقیر محمد یونس قادری غفرلہ، مالے گاؤں۔ ضلع ناسک۔

۴۱۔ الجواب صحیح : ابوالکاظم محمد حیات علی قادری برکاتی رضوی حشمتی، بھاؤپوری عفی عنہ

۴۲۔ الجواب صحیح : محمد رضوان الرحمن قادری عفی عنہ مفتی ریاست اُجین۔

۴۳۔ الجواب صحیح : نور محمد قادری غفرلہ۔ چتور گڈھ۔

۴۴۔ الجواب صحیح : محمد اختر حسنی بریلوی۔ غفرلہ۔ شہر کہنہ۔ بریلی شریف۔

۴۵۔ الجواب صحیح، سید محمد نذیر حسین دہلوی ثم اللکھنوی غفرلہ۔ لکھنو۔ محمود نگر۔

۴۶۔ صح الجواب۔ اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما۔ نحن عباد محمد صلی علیہ وسلم
فقیر ابراہیم رضا غفرلہ (زیب سجادۂ عالیہ قادریہ رضویہ حامدیہ) بریلی شریف خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ

۴۷۔ ان ھذا لھو الحق۔ فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علیخاں قادری۔ برکاتی۔ رضوی مجددی۔ لکھنوی غفرلہ۔ خطیب جامع مسجد مدن پورہ بمبئی ۸۔

۴۸۔ الجواب صحیح : عبدالعزیز قادری ٹانڈوی عفی عنہ

۴۹۔ انہ لقول فصل حاجی ابوبکر بن حاجی احمد رشیم والا قادری، برکاتی رضوی غفرلہ۔ ناظم مرکزی انجمن تبلیغ صداقت ہند بمبئی ۳۔

۵۰۔ الجواب صحیح : سید محمد جسیم ابن مولوی سید مسعود شاہ قادری عفی عنہ ۲۴ کھوکھا بازار۔ بمبئی ۳۔

اراکین مرکزی انجمن تبلیغ صداقت ہند بمبئی نے اس فتوے کو بمبئی اور دوسرے شہروں کے اخبارات میں بھیجا۔ چنانچہ بمبئی کے روزنامہ خلافت میں خاص طور پر چھپا۔ اور روزنامہ ہندوستان نے حسب حکم لگاڑکر اور کانپور کے روزنامہ سیاست نے چھاپا۔ غرضکہ انجمن نے اپنے امکان بھر اسکی اشاعت کی سعی کی اہل سنت کو اسی کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ وما علینا الا البلاغ۔

۵۱۔ الجواب صحیح۔ سید غلام محمد قادری۔ برکاتی رضوی ویراولی غفرلہ ساکن ویراول کاٹھیاواڑ وارد حال بمبئی

تکبیر ہوتے وقت کھڑے رہ کر جماعت کا انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ تکبیر کے وقت بیٹھ جائیں

جب مؤذن حیّ علی الفلاح کہے تو کھڑے ہونا مستحب ہے

۴۸۶ ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جماعت کی نماز میں امام و مقتدی کو کس وقت کھڑا ہونا چاہیئے ۔ مذہب احناف کیا ہے ۔ مدلل ارشاد فرمایا جائے ۔

محمد سلیمان عفی عنہ معرفت شیخ علاؤالدین سازمرچنٹ محلہ سلطان گنج ڈاکخانہ مہندرو ، پٹنہ

۴۸۶/۹۲ الجواب ۔ اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما ۔ نحن عبید محمد صلی علیہ وسلما مذہب یہ ہے کہ جب مؤذن اقامت شروع کرے تو سب بیٹھے رہیں یہانتک کہ جب حیّ علی الفلاح کہے تو امام اور مقتدی سب کھڑے ہوں یہی مستحب ہیں اور کتب فقیہ اس سے مملو ہیں ۔ تنویر الابصار میں ہے والقیام لامام ومؤتم حین قیل حی علی الفلاح ان کان الامام بقرب المحراب یعنی امام اگر محراب کے قریب موجود ہو تو امام و مقتدی سب کو حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا چاہیئے ۔ اور رد المحتار میں ہے قال فی الذخیرۃ یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمائنا الثلثۃ رضی اللہ عنہم یعنی ذخیرہ میں فرمایا کہ جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تو امام اور مقتدی کھڑے ہوں ۔ ہمارے تینوں ائمہ کرام حضرت سیدنا امام اعظم و امام ابو یوسف و امام محمد رضی اللہ تعالی عنہم کے نزدیک ۔ اور درمختار میں ہے دخل المسجد والمؤذن یقیم قعد الی قیام الامام فی مصلاہ یعنی یعنی ایک شخص مسجد میں اس حال میں آیا کہ مؤذن تکبیر کہہ رہا تھا ۔ تو وہ آدمی بیٹھ جائے یہانتک کہ امام مصلے پر کھڑا ہو جائے ۔ اور رد المحتار میں ہے ویکرہ لہ الانتظار قائما ولکن یقعد ثم یقوم اذا بلغ المؤذن حی علی الفلاح یعنی تکبیر ہوتے وقت نمازی کو جماعت شروع ہونے کے انتظار میں کھڑا ہونا مکروہ ہے وہ بیٹھ جائے پھر جب مکبر حی علی الفلاح کہے تو کھڑا ہو ۔ اور طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے واذا اخذ المؤذن فی الاقامۃ ودخل رجل فی المسجد فانہ یقعد ولا ینتظر قائما فانہ مکروہ کما فی المضمرات قہستانی ویفہم منہ کراہۃ ابتداء الاقامۃ والناس عنہ غافلون یعنی جب مؤذن تکبیر کہنا شروع کرے اسوقت کوئی شخص مسجد میں آئے تو اسکو چاہیئے کہ بیٹھ جائے اور کھڑے رہ کر انتظار نہ کرے کہ کھڑے ہو کر (تکبیر ہوتے وقت) انتظار کرنا مکروہ ہے اور لوگ اس مسئلہ سے غافل ہیں ۔ اور فتاوے عالمگیریہ میں ہے

اذا دخل الرجل عند الاقامة یکرہ لہ الانتظار قائماً ولکن یقعد ثم یقوم اذا بلغ المؤذن قولہ حی علی الفلاح کذا فی المضمرات یعنی جب کوئی آدمی تکبیر ہوتے وقت مسجد میں آئے تو اُسے کھڑے رہ کر نماز کا انتظار مکروہ ہے لیکن وہ بیٹھ جائے۔ پھر جب مکبر حی علے الفلاح کہے تو کھڑا ہو ایسا ہی مضمرات میں ہے۔ اور فتاوی بزازیہ میں ہے دخل المسجد وھو یقیم یقعد ولا یقف قائماً الی وقت الشروع یعنی کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا اس حال میں کہ مکبر تکبیر کہہ رہا ہے تو وہ بیٹھ جائے اور نماز شروع ہونے تک کھڑا نہ رہے۔ اور بحر الرائق میں ہے۔ (قولہ والقیام حین قیل حی علے الفلاح) لانہ امر بہ فیستحب المسارعة الیہ اطلقہ فشمل الامام والماموم ان کان الامام بقرب المحراب یعنی صاحب کنز کا یہ کہنا کہ حی علے الفلاح کہنے پر قیام کیا جائے اسکی وجہ یہ ہے کہ مکبر نے اسکا حکم کیا تو اب قیام میں مسارعت مستحب ہے۔ اور صاحب کنز نے قیام کو مطلق بیان کیا تو یہ حکم امام اور مقتدی دونوں کو عام وشامل ہے۔ اگر امام محراب کے قریب موجود ہو۔ اور محیط اور ہندیہ میں ہے یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علے الفلاح عند علمائنا الثلثة ھو الصحیح۔ یعنی امام اور مقتدی اُسوقت کھڑے ہوں جب مؤذن حی علے الفلاح کہے۔ ہمارے حضرات ائمہ ثلثہ رضی اللہ تعالے عنہم کے نزدیک یہی صحیح ہے۔ اور اگر امام خارج مسجد ہے یا محراب سے دور فاصلہ پر ہے تو اُسمیں یہ تفصیل ہے کہ اگر امام سامنے سے آئے تو جب امام کو دیکھیں تو سب کھڑے ہوجائیں اور اگر امام مقتدیوں کی پشت کیطرف سے آئے تو جس صف میں امام آ جائے وہ کھڑے ہوتے جائیں۔ چنانچہ فتاوی عالمگیریہ میں ہے۔ اما اذا کان الامام خارج المسجد فاذا دخل المسجد من قبل الصفوف فکلما جاوز صفا قام ذلک الصف والیہ مال شمس الائمة الحلوائی السرخسی وشیخ الاسلام خواہر زادہ وان کان الامام دخل المسجد من قدامھم یقومون مالم یفرغ عن الاقامة۔ اور رد المحتار میں ہے ان کان الامام بقرب المحراب والا فیقوم کل صف ینتھی الیہ الامام علے الاظہر وان دخل من قدام قاموا حین یقع بصرھم علیہ یعنی اگر امام محراب کے قریب ہو تو امام و مقتدی سب حی علے الفلاح پر کھڑے ہوں اور وہاں نہ ہو یا بیرون مسجد ہو اور صفوں کی طرف سے آئے تو ہر وہ صف کھڑی ہوتی جائے جس کے پاس امام پہونچتا جائے۔ اور اگر آگے سے آئے تو جب اُسے دیکھیں تو کھڑے ہوں۔ اور عینی شرح کنز میں ہے

وان لم یکن امام حاضراً لا یقوم القوم حتیٰ یصل الیھم ویقف مکانہ۔ یعنی اگر امام موجود نہ ہو تو مقتدی کھڑے نہ ہوں جبتک کہ امام اُن تک پہونچ کر اپنی جگہ پہ کھڑا نہ ہوجائے اور اسی عینی میں ہے وقیل یقوم کل صف ینتھی الیہ الامام وھو الاظھر وان دخل من قدام قاموا حین یقع بصرھم علیہ یعنی ہر صف والے کھڑے ہوتے جائیں جن کے پاس امام پہنچا جائے اور یہی ظاہر مذہب ہے۔ اور اگر امام سامنے سے آئے تو جب امام پر نگاہ پڑے تو کھڑے ہوں۔ اور اگر امام خود تکبیر کہے تو اسمیں دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ امام مسجد میں تکبیر پڑھے۔ دوم یہ کہ خارج مسجد تکبیر پڑھے۔ تو اگر مسجد میں ہی امام تکبیر کہہ رہا ہے تو جبتک امام تکبیر ختم نہ کرے مقتدی کھڑے نہ ہوں۔ اور اگر خارج مسجد اقامت کہے تو اقامت ختم کرکے جب اپنے مصلے پر آجائے تو مقتدی کھڑے ہوں۔ درمختار میں ہے الا اذا اقام الامام بنفسہ فی المسجد فلا یقفوا حتیٰ یتم اقامۃ ظھیریہ یعنی جب امام خود ہی تکبیر کہے مسجد میں کھڑے ہوکر تو کھڑے نہ رہیں جبتک امام تکبیر پوری نہ کہہ لے جب تکبیر پوری کہہ لے تو مقتدی بھی کھڑے ہوں اور جامع الرموز میں ہے لو کان الامام موذناً لم یقم القوم الا عند الفراغ وھذا اذا اقام فی المسجد والا فقد قاموا اذا دخلہ کما فی المحیط یعنی امام اگر خود اقامت کہے تو نمازی کھڑے نہ ہوں، جبتک کہ تکبیر پوری نہ ہولے اور یہ جب ہے کہ امام مسجد میں ہو۔ اور اگر امام نے مسجد سے باہر جاکر تکبیر کہی تو وہ تکبیر پڑھ کر جب مصلے پر آجائے تو مقتدی کھڑے ہوں ایسا ہی محیط میں ہے اور بحرالرائق میں ہے وھذا کلہ اذا کان المؤذن غیر الامام فان واحداً واقام فی المسجد فالقوم لا یقومون حتی یفرغ من اقامۃ اور عالمگیریہ میں ہے وان کان المؤذن والامام واحداً فان اقام فی المسجد فالقوم لا یقومون مالم یفرغ عن الاقامۃ وان اقام خارج المسجد فمشائخنا اتفقوا علی انھم لا یقومون مالم یدخل الامام المسجد۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وبارک وسلم

فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علیخاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ ربہ
خطیب جامع مسجد مدن پورہ بمبئی ۸۔ ۸ رجمادی الاولیٰ روز رایان افروز ہا بیت سوز دوشنبہ مبارکہ ۱۳۷۱ھ

حمایت مذہب اہلسنت میں بعض مفید و ضروری کتابیں

اذان من اللہ مسئلہ اذان ثانی میں رامپوری تحریر کا مفصل رد قابل دید ہے یہ رسالہ نایاب تھا اب چھپ گیا ہے جلد طلب کیجئے اور فائدہ اٹھایئے قیمت صرف ۴ر

نور کی تفسیر یہ قرآن و حدیث سے مزین اور دلائل عقلیہ و نقلیہ سے آراستہ قابل دید بلکہ لائق حفظ ہے اور واعظوں میلاد خوانوں کیلئے بہترین تحفہ ہے کتابت اور طباعت عمدہ کاغذ چکنا سفید قیمت صرف ۱۲ر

دلائل الخلافۃ الراشدہ خلافت راشدہ کے حق و صحیح ہونیکا ثبوت روافض کی مذہبی اور معتبر و مستند ناقابل انکار کتابوں سے دیا گیا ہے لاجواب کتاب ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ اس موضوع پر یہ کتاب آپ اپنی نظیر ہے قیمت صرف ۸ر

تنویر الصحیفہ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے فضائل و مناقب میں امام جلال الدین سیوطی شافعی کے عربی رسالہ کا اردو ترجمہ حنفیوں کیلئے لائق حفظ ہے۔ قیمت چار آنہ

مطالع تہذیب دیوبندیہ اکابر دیوبندیہ کے حالات اور خوارق عادات قابل دید ہیں۔ قیمت صرف تین

بخشایش عزیزاں مسئلہ اسقاط کا ثبوت قرآن و حدیث اور کتب فقہ سے دیا ہے اور اسکا صحیح طریقہ بتایا ہے قیمت صرف ۲ر

سل الحسام دیوبندیوں کے عقائد کا بیان بہت عمدہ طرز میں کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳ر

فضائل جناب فاروق حضور پر نور مرشد برحق مجدد اعظم دین و ملت رضی اللہ عنہ کے قصیدہ مبارکہ فضائل فاروق کی شرح قابل دید ہے۔ زیر طبع ہے

اوفی اللمعہ فی اذان یوم الجمعہ حضور اعلیحضرت کا نایاب فتوی چھپ گیا ہے جسمیں جمعہ کی اذان ثانی کا خارج واضح و روشن بیان ہے ۱۴۴ علماء کی تصدیقات سے اب شائع ہوا

اربعین سنت اس کتاب میں ایکسو حدیثوں اور دس آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اور بکثرت ارشادات ائمہ سے یہ بیان کہ مسلمان کو کافر بدمذہبوں کیساتھ کیا برتاو کرنا چاہیئے قابل کتاب ہے۔ اور ۴۰ علماء نے اسکی تصدیق کی ہے۔ قیمت

گلزار نعت شریف ۔ اردو فارسی نعتوں کا مجموعہ ست و بیخود بنا نیوالا قابل دید ہے ٹائیٹل رنگین قیمت ۴ر

البقی مناظرہ ۔ نظم و نثر میں وہابیوں کے عقائد ... میں بچوں اور بچیوں کو یاد کرانیکے لائق ہے قیمت ۲ر

اجمل فتوی العلماء ۔ نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کا ثبوت حدیثوں اور کتب فقہ سے۔ قابل دید ہے قیمت ۳ر

سامان بخشش سیف اللہ المسلول حضرت مولانا ... ہدایت رسول صاحب علیہ الرحمۃ کے کلام کا مجموعہ قیمت ...

فضائل مدینۃ الرسول ۔ مدینہ منورہ کے فضائل میں ... کا مجموعہ ٹائیٹل دیدہ زیب لائق زیارت قیمت ۸ر

الاقوال اللامعہ ۔ نذر و فاتحہ درود و تیجہ چالیسواں ...

سیوف پیر یا غوث یا خواجہ کہنے کا ثبوت قیمت ۲ر

محفل بخشش ۔ قصیدۂ نور۔ قیمت ...

ملنے کا پتہ:۔ محمد اشبال الرضا منصور علی خاں قادری رضوی لکھنوی جامع مسجد مدینورہ بمبئی ۳